U0690

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ از مترجم ۵۹۳۴

افسوس ہے ہٹ دہرمی بھی کیا بری بلا ہے جب کسی مذہب کا پیچھا پکڑ لیتی تو اوسکی صورت کو
بالکل مسخ کر دیتی ہے اوسکی ہر اچھی بات کانون کو بری معلوم ہوتی ہے ہٹ دہرم کی سچی بات کا
بھی اعتبار دنیا سے اوٹھ جاتا ہے لاکھون کروڑون روپیہ پر پانی پھر جاتا ہے اور سب کوشش
رائگان ہو جاتی ہے - اور جب یہ بلا کسی مہذب اور تعلیم یافتہ قوم کے سر چڑھتی ہے تو
اور بھی زیا [illegible] ہے چنانچہ یہی حال ہے دنیا کی اوس قوم کا جسے تعلیم اور تہذیب مین
بڑے [illegible] ور سوائے یوروپ اور امریکا کے دنیا کی تمام اقوام اوسکے
نظرون [illegible] رہے ہین - مگر جب عقل سلیم اور قلب مستقیم اونکی حالت کو دیکھتے
ہین تو [illegible] سچ کے قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ " اگلے پچھلے ہو جائینگے اور
پچھلے اگلے [illegible] دیتا ہے کہ اوس برحق نبی نے یہ جامہ پورا پورا عیسائیون کے
لئے قطع [illegible] - سوا سب مذہبون کو حقیر گنتے ہین کروڑون روپیہ کی کتابین لڑکون
کے پڑھا [illegible] تقسیم ہو جاتی ہین مگر دو ہزار برس سے آجتک ہندوؤن کے
بھی پیچھے ہین ہمارے ہندو بھائیون کا یہ دین و ایمان ہے کہ وحدت حقیقی ہے اور کثرت مجازی اونکا
قول ہے کہ

گر شود در مبدم لباس بدل   شخص صاحب لباس را چہ خلل

یہ عقیدہ اونکا چاہے منطق کے سامنے کتنا ہی مخدوش ہو مگر عیسائیون کے اوس عقیدہ کے
آگے کہ " تثلیث اور توحید دونون حقیقی ہین اور ایک تین ہین اور تین ایک " ہزار درجہ اچھا ہے -
اور اگلون کے پیچھے رہجانے کا قطعی ثبوت ہے

مگر الحق یعلو ولا یعلیٰ ! ہمارے یورپ ہی مسلمان بھائیون نے اس اندھی تقلید کی بیڑی کو
اس زور سے توڑا ہے کہ جسکی آواز نے ہر سوتے ہوئے کو بھی جگا دیا [illegible] ہونا سا
نمونہ یہ کتاب روانڈ فیتہ آو اسلام ہے - ناظرین کو چاہئے کہ [illegible] ملاحظہ فرماوین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ از مترجم

افسوس ہے ہٹ دہرمی بہی کیا بری بلا ہے جب کسی مذہب کا پیچھا پکڑ لیتی تو اوسکی صورت کو بالکل مسخ کردیتی ہے اوسکی ہر اچھی بات کانون کو بری معلوم ہوتی ہے ہٹ دہرم کی سچی بات کا بہی اعتبار دنیا سے اوٹھ جاتا ہے لاکھون کروڑون روپیہ پر پانی پھر جاتا ہے اور سب کوشش رایگان ہوجاتی ہے۔ اور جب یہ بلا کسی مہذب اور تعلیم یافتہ قوم کے سر چڑھتی ہے تو اور بہی زیا [illegible] ہے چنانچہ یہی حال ہے دنیا کی اوس قوم کا جسے تعلیم اور تہذیب مین بڑے [illegible] ورسوا سے یوروپ اور امریکا کے دنیا کی تمام اقوام اوسکے نظرون مین [illegible] رہے ہین۔ مگر جب عقل سلیم اور قلب مستقیم اونکی حالت کو دیکھتے ہین تو [illegible] مسیح کے قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ "اگلے پچھلے ہوجائینگے اور پچھلے اگلے [illegible] پڑتا ہے کہ اوس برحق نبی نے یہ جامہ پورا پورا عیسائیون کے لیے قطع [illegible] سوا سب مذہبون کو حقیر گنتے ہین کروڑون روپیہ کی کتابین لڑکون کے پڑھا [illegible] تقسیم ہوجاتی ہین مگر دو ہزار برس سے آجتک ہندوؤن سے بہی پیچھے ہین ہمارے ہندو بہائیون کا یہ دین وایمان ہے کہ وحدت حقیقی ہے اور کثرت مجازی اونکا قول ہے کہ

گر شود دمبدم لباس بدل
شخص صاحب لباس را چہ خلل

یہ عقیدہ اونکا چاہے منطق کے سامنے کتنا ہی مخدوش ہو مگر عیسائیون کے اوس عقیدہ کے آگے کہ "تثلیث اور توحید دونون حقیقی ہین اور ایک تین ہین اور تین ایک" ہزار درجہ اچھا ہے۔ اور اگلون کے پیچھے رہجانے کا قطعی ثبوت ہے

مگر الحق یعلوا ولا یعلیٰ! ہمارے لورپول مسلمان بہائیون نے اِس اندہی تقلید کی بیڑی کو اس زور سے توڑا ہے کہ جسکی آواز نے ہر سوتے ہوے کو بہی جگا دیا [illegible] ہونا سا نمونہ یہ کتاب روانڑ ڈفیتہ آو اِسلام ہے۔ ناظرین کو چاہیے کہ [illegible] رسالہ مین

انشاء اللہ اس مذہ اس کتاب میں وہ عمدہ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ پاوینگے جو کہ بڑا
دے صاحبون کی تصانیف مین ملنا محال تو کیا ناممکن ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ انکا ڈھانیکا
بیعد ہی ہے خوب ہو سکتا ہے ہر دونی حملے تو کامیاب ہون یا نہون - پس ہمارے مسلمان
کے مومنین کو مسٹر ... ہیو عبد اللہ کوئلیئم مصنف کتاب ہذا کا شکر گذار ہونا چاہیے
ایسا ملی ہے جسکی حق مین نظر باغ اسلام کے پتے پتے پر محیط ہو گئی ہے اور چاہتا ہے کہ ایک دم
و بار کو سرسبز کر دون اور انشاء اللہ ضرور اپنی کوششون مین کامیاب ہوگا - سب مسلمانون کو
کے مسلمانی مجمع کی کتابون اور اوسکے ہفتہ وار و ماہواری پرچون کے ترجمونکو دوڑ کے خریدنا
اور انگریزی دان مسلمانون کو تو ہرگز لورپول کی ان تصانیف سے خالی نہ رہنا چاہئے ان
ہے کہ اون کتابون کو اونکی اصلی زبان انگریزی مین مطالعہ کرین
اگر مسلمانون کو اپنے مقدس مذہب سے کچھ محبت ہے اور چاہتے ہین کہ اسلام کا جھنڈا او
انگلستان مین گاڑدین تو سہل سا نسخہ ہم بتائے دیتے ہین کہ پنج چندے سے لورپول مین جا
قبرستان مسلمانون کیلئے بنوا دین کیونکہ وہانکے لوگ کہتے ہین کہ جبتک پادری جنازے کی
ہم کسیکو اپنے قبرستان مین دفن نہ ہونے دینگے اور زمین وہان بہت گران ہے اونکے تو بوتے
نہین ہم اگر روپیہ روپیہ فی آدمی بھی دین تو ذرا سی بات ہے پس مروت اس بات کی مقتضی
محنت کر کرکے اپنی عمدہ عمدہ کتابین دین اور کوشش کر کرکے تمہارے مذہب
پھیلائین تم اونکے لئے گور و کفن کی تجویز کر دو - کیا آپنے قرآن پاک مین پڑھا نہین " ہل جزاء
الاحسان الا الاحسان " کہ احسان کا بدلا احسان ہی ہونا چاہئے
خاتمہ پر ہم اپنے آقاے نامدار عالی وقار جناب سید محمد شمس علی صاحب آنریری ایجنٹ انجمن اسلام
ملک انگلستان مقیم فرخ نگر کی کوششونکا شکریہ ادا کرتے ہین جو جنکی سعی سے لورپول کی کتابونکا ترجمہ
اور یقین ہے کہ چند ہی روز مین صحیح صحیح ترجمہ تمام کتب کا اردو مین موجود ہو جائیگا واقعی جناب
سید اللہ تعالیٰ کو اسلام سے دلی محبت ہے اور مسلمانان لورپول کی حمایت پر تلے ہوے ہین
اس ترجمہ کا باعث بھی ... نمو ہی کی ذات والا صفات ہے خدا ایسے معاونین
کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے

مولف
سیلوی ... سید اکبر آبادی اڈیٹر اخبار اسلام آگرہ
رجولائی ... ۱۸۹۳ء

دیباچہ طبع سوم

چونکہ طبع ثانی کی کل پانچ ہزار جلدین ہاتھون ہاتھہ فروخت ہوگئین لہذا طبع سوم کی ضرورت ہوئی ہنوز زیر طبع تھی کہ ہز امپیریل مجسٹی حامی دین سلطان روم نے اس رسالہ کو مطالعے سے اعزاز بخشا اور پسند کیا اور جابجا سے عموماً اور سیرالون - لیگس اور دیگر حصص مغربی افریقہ و کیپ گڈ ہوپ سینیگال (حصص جنوبی افریقہ) ہنگری - جزائر فلپائن) اسٹریلیا - و نیز ہونگ کونگ (چین) و لٹوبالک (روس) سے خصوصاً طلب شروع ہوگئی اور بعض بعض مقامات سے اکثر اشخاص نے اسکے ترجمعہ کی اجازت مانگی چنانچہ رسالہ مذکور زبان ترکی - جرمنی - بنگالی اور تامیل (زبان مروجہ ہندوستانی جنوبی) مین ترجمعہ ہو رہا ہے -

حال مین مینے ہر ایک سطر پر بہت غوض کیا ہی اور بڑی عرق ریزی سے اکثر مقامات مناسب پر اس غرض سے کہ مین اپنے دین کی خوبیان پورے پورے طور سے ظاہر کر سکون اور اس مین اضافہ بہی کیا ہی اور مجہے یقین ہے کہ اس رسالہ کے مطالعے سے (فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی) کے پورے پورے معنے معلوم ہو جاوینگے۔

دستخط ڈبلیو ایچ عبداللہ کوئیلم

۱۵ منیچسٹر اسٹریٹ لورپول

سوم رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۹ ہجری
مطابق ۲ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء

دیباچہ طبع ثانی

طبع اول کی دو ہزار جلدین ختم ہوگئین اور ہنوز خریدارونکی خواہش کم نہ تھی اسر
طبع ثانی کی ضرورت ہوئی اسدفعہ مین نے اس رسالہ کی ہر ایک سطر پر بغور نظر ثانی کی
اگرچہ طبع اول کی کسی سطر مین بہی تغیر و تبدل کا موقع نہ تہا مگر بغرض آگاہی عہ نظرینا
مین مینے جا بجا کچھ مضامین اضافہ کئے ہین۔

یہہ ظاہر کرنیکو کہ اس رسالہ کی شایع ہونے سے خلق اللہ کو کسقدر فایدہ ہوا مین
یہہ کہنا مناسب سمجہتا ہون کہ اہل اسلام سویزرلینڈ۔ سنیٹ پیٹرزبرگ۔ سرانديپ۔ پنجاب
بمبئی۔ لاہور و دیگر حصص ہندوستان و مصر نے وا اہل اسلام اسٹریٹ سیٹلمینٹ ورنگ
برہما) نے برابر رسالون کی فرمایش کی اور ہز موست گریشس مینجسٹی ملکہ انگلستان
اور ہز رائیل ہائی نیس خدیو مصر نے اس کو مطالعہ سے معزز فرمایا۔ اور بزبان بہی۔
ہندوستانی۔ عربی۔ مین واسطے شایع ہونیکے ترجمہ ہو رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ
اوراق کی مدد سے قرآن کی پیشین گوئی ظاہر ہوگی۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ
يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝

ڈبلیو ایچ عبداللہ کوئلیم

۳۲ ایلینٹ اسٹریٹ

لورپول ۲۹-ذی الحجہ سنہ ۱۳ ہجری

مطابق ۱۵-اگست سنہ ۹۰ء

دیباچہ طبع اوّل

ورنن ہال واقعہ لورپول مین جو تین لکچر دے گئے تھے اون کا خلاصہ اس کتاب مین درج کیا گیا ہے اکثر ہم مذہب مصنفین نے یہ مشورہ دیا کہ یہ لکچر بطور رسالہ کے شایع کئے جاوین مگر چونکہ اوس وقت مصنف کتاب ہذا کے پاس کچھ نوٹ جو اوس نے بوقت لکچر لکھے تھے موجود تھے - اس لئے اوس نے بہ شکل موجودہ شایع کرنا مناسب سمجھا اوس کا اصلی منشا یہ تھا کہ کل آئین اسلام مجملاً اور بالصراحت اس رسالہ مین شایع کئے جاوین - اور اس امر کی تکمیل مین اوسکو بڑی دقت پیش آئی وہ ایسا خیال کرتا ہے کہ وہ بذریعہ اس مختصر و دلچسپ رسالہ کے خاص خاص اعتقادات اسلام ہدیہ ناظرین کر سکا اور وہ بداعتقادون کے شکوک رفع کرنے مین کامیاب ہوگا

ڈبلو ایچ عبد اللہ کوئیلم

جولائی ۱۸۸۹ء



دیباچہ طبع ثانی

طبع اول کی دو ہزار جلدین ختم ہوگئین اور ہنوز خریدارونکی خواہش کم نہ ہونیکا پیدا
طبع ثانی کی ضرورت ہوئی اس دفعہ مین نے اس رسالہ کی ہر ایک سطر پر بغور نظر ثانی کی
اگرچہ طبع اول کی کسی سطر مین بہی تغیر وتبدل کا موقع نہ تہا مگر بغرض آگاہی
مین نے جا بجا کچھ مضامین اضافہ کئے ہین-

یہ ظاہر کرنیکو کہ اس رسالہ کی شایع ہونے سے خلق اللہ کو کسقدر فائدہ پہنچا
یہ کہنا مناسب سمجہتا ہون کہ اہل سلام سوزرلینڈ- سنیٹ پیٹرز برگ- سراندیپ- پنجاب
بمبئی- لاہور ودیگر حصص ہندوستان ومصر نے واہل اسلام اسٹریٹ سیلینیٹ ونگی (ابرتہ
بربما) نے برابر رسالون کی فرمایش کی اور ہر موست گریشس ہنیجسٹی ملکہ انگلستان وقیصر ہند
اور ہز رائیل ہائی نیس خدیو مصر نے اس کو مطالع سے معزز فرمایا- اور بزبان برہمی- فارسی
ہندوستانی- عربی- مین واسطے شایع ہونیکے ترجمہ ہورہی ہے اور مجہے یقین ہے کہ ان چند
اوراق کی مدد سے قرآن کی پیشین گوئی ظاہر ہوگی-

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ
يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝

ڈبلیو ایچ عبداللہ کوئلیم

۳۲ ایلیٹ اسٹریٹ

لورپول ۲۶- ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۸ ہجری

مطابق ۱۵- اگست سنہ ۱۸۹۱ع

دیباچہ طبع اوّل

ورنن ہال واقعہ لورپول مین جو تین لکچر دے گئے تھے اون کا خلاصہ اس کتاب مین درج کیا گیا ہے اکثر ہم مذہب مصنفین نے یہہ مشورہ دیا کہ یہہ لکچر بطور رسالہ کے شایع کئے جاوین مگر چونکہ اوس وقت مصنف کتاب ہذا کے پاس کچھ نوٹ جو اوس نے بوقت لکچر لکھے تھے موجود تھے - اس لئے اوس نے بہ شکل موجودہ شایع کرنا مناسب سمجھا اوس کا اصلی منشاء یہ تھا کہ کل آئین اسلام مجملاً اور بالصراحت اس رسالہ مین شایع کئے جاوین - اور اس امر کی تکمیل مین اوسکو بہی دقت پیش آئی وہ اپنا خیال کرتا ہے کہ وہ بذریعہ اس مختصر و دلچسپ رسالہ کے خاص خاص اعتقادات اسلام ہدیہ ناظرین کر سکا اور وہ بداعتقادون کے شکوک رفع کرنے مین کامیاب ہوگا

ڈبلو ایچ عبد اللہ کوئیلم

جولائی سنہ ۱۸۸۹ء



"عدیم الفرصتی اور وقت گنجایش کے کل تقریر اس جگہہ بجنسہ نقل نہین کر سکتے مگر تاہم کسی قدر ضرور تحریر کرینگے"

"ریورینڈ کنین اسحاق ٹیلر بیان کرتے ہین کہ بہت حصہ دنیا مین اسلام کا بمقابلہ عیسائی مذہب کے زیادہ تر کامیاب ہوا (۱) اور اس سے یہہ مطلب نہین ہے کہ تعداد بت پرست نومسلمون کی بمقابلہ نو عیسائیون کے زیادہ ہے بلکہ عیسائی مذہب بمقابلہ اسلام کے اکثر مقامات پر پسپا ہو گیا ہے کیونکہ جب وہ اسلام کی ترغیب دلاتے ہین تو وہ زیادہ کامیاب ہوتے ہین - اور ہماری یہہ کیفیت ہی کہ ہم گرہ کا بہی کہو بیٹھتے ہین - اسلام مارو کو سے جاوا اور زنگبار سے چین تک پہیلا ہوا ہی اور افریقہ مین بڑے زور شور سے ترقی حاصل کر رہا ہی کونگو اور زیمبزی پر ہے اوس کے پیر جم گئے ہین بلکہ حال ہین اوگانڈا (حبشیون کی سب سے زیادہ طاقت دار سلطنت) بالکل مسلمان ہو گیا مغربی ہند مین بہی ہندو مذہب کی بیخ کنی کر کے اسلام اپنے واسطے سیدہا راستہ بناتا ہی منجملہ پچیس کرور پچاس لاکہ اہل ہند کے پانچ کرور اہل اسلام[1] ہین اور افریقہ مین اہل اسلام کی تعداد نصف سے زیادہ ہی - یہ کوئی اسلام کی پہلی ترقی نہین ہے جسکی تشریح کی ضرورت ہو بلکہ یہہ اوس کی پایداری کی بات ہی جو نومسلمون مین پائی جاتی ہے - مذہب عیسائی کی گرفت بمقابلہ اسلام کے بہت کمزور ہے - اہل افریقہ جو مشرف باسلام ہوتے جاتے ہین وہ پہر نہ تو بت پرستی کرتے ہین اور نہ پہر عیسائی ہوتے ہین اور بمقابلہ عیسائی یورپ کے اہل اسلام نے تہذیب مین زیادہ کوشش کی ہے اور بیانات افسران انگریز و سیاحان اس جگہہ تمثیلاً شامل کیا جاتا ہی جس سے معلوم ہوگا کہ اونکا تجربہ اسلام کی بابت کیا ہی جب کوئی حبشی فرقہ مشرف باسلام ہوتا ہی تو بت پرستی بہوت"

[1] مردم شماری حال سے تعداد اہل اسلام ہند کی ۵۷۳۶۵۲۰۴ اور تعداد عیسائیون کی معہ ذاتی انگریزون کے ۱۹۱۴۴۲۲ پائی جاتی ہے - ایسا معلوم ہوا ہی کہ پچہلی دس سال مین قریب پچاس لاکہ آدمیون کے مشرف باسلام ہو گئے ہین ۱۲

پرستی - مردم خواری - انسانی قربانی - بچہ کشی - جادوگری اوس دین سے بالکل کالعدم ہو جاتے ہین - غلاظت سے پاک رہنا - کپڑے پاک پہننا - خودشناسی - مہمان نوازی - غربا پروری کو وہ اپنا فرض مذہبی تصور کرتا ہے - شراب خواری اور قمار بازی بالکل چھوڑ دیتا ہے شرمناک ناچ رنگ اور بے تمیز آمد رفت عورات کی اوس فرقہ سے بالکل جاتی رہتی ہین اور پاک دامنی عورات کی کو ایک عمدہ جوہر خیال کرتا ہی اور بجائے کاہلی کے چستی اور چالاکی آجاتی ہی آزادی کو قانون محدود کر دیتا ہی - پابندی اور پرہیزگاری پیدا ہو جاتی ہے -

خونریزی اور حیوانون پر ظلم و تعدی اور غلامون پر سختی نہایت بُری جانتا ہے - اور انسانی ہمدردی اور ادب اور یکسانیت کو عمدہ تصور کرتا ہی - مذہب اسلام مین اگرچہ رسوم کثرت ازدواج و غلامی جدی ہین مگر اون کی برائیون سے باز رکہا گیا ہی - اور بمقابلہ تمام مذاہب دنیا ئی اسلام سب سے زیادہ طاقت وار اور پرہیزگار فرقہ ہے - اور برخلاف اس کے یورپ مین تجارت سے مراد شراب خواری - بدکاری اور تحقیر سے ہی اور جبکہ اسلامی تہذیب اعلی درجہ کی ہے اور اوس مین تعلیم و تربیت لباس شایستہ - صفائی جسمانی - راست گوئی خودشناسی پائی جاتی ہی مذہب اسلام کی تہذیب اور ممانعت عجیب ہین - افریقہ مین جو زر کثیر اور بیش بہا جانین ضایع ہوئین اونکی بابت ہمکو کتنا کم ظاہر کرنا ہے نو عیسائیون کی تعداد اگر ہزارون ہی تو نو مسلمون کی تعداد لاکہون ہے - یہ ایک سخت ماجرا ہے کہ جس سے بے پرواہی کرنا بڑی بیوقوفی ہے ہمکو جاننا چاہیے کہ اسلام عیسائی مذہب سے بالکل خلاف نہین ہے بلکہ وہ قریب قریب نصف عیسائی مذہب ہے - جو حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مذہب سے ملتا ہی اور جسمین علم اصول عیسائی ہے - یہودی مذہب علیحدہ ہے - اسلام مثل یہودی مذہب کے محدود نہین ہے بلکہ وہ تمام دنیا مین پہیلا ہوا ہی - مسلمان چار طرح کے معلم

بتاتے ہین حضرت ابراہیم خلیل اللہ موسی نبی اللہ عیسی روح اللہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[1]"

حضرت رسول خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم عیسائی مذہب کے خلاف نہین ہے بلکہ عیسائی مذہب اور یہودی مذہب کا عطر ہے اور یہ مذہب ایشیا اور افریقہ مین ایسی جلدی رایج ہوگیا کہ عیسائی مذہب مین افریقہ اور سیریا کے ڈاکٹرون نے قواعد مذہبی عقلی قایم کئے اور آوارگی کا نام پاک دامنی اور مجردی رکھا۔ تارک الدنیا ہونا ایمانداری کا راستہ بتاتے تھے اور بہبوت فقیری کو پاکیزگی کی علامت جانتے تھے۔ لوگ دیوتاؤن کو مانتے تھے اور شہیدون اور فقیرون اور فرشتون کی پوجا کرتے تھے اسلام نے ان سب بداعتقادیون کو نیست و نابود کر دیا علم الہی کے خلاف بحث کرنا ایک بڑی بغاوت تھی کیونکہ وہ مجرد کو اسقدر بزرگ تصور کرتے تھے کہ گویا اوس کے سر پر دینداری اور نیکی کا تاج رکہا ہوا ہے اسلام نے اصول اصل مذہب کا سکہا دیا یعنی وحدت اور بزرگی خدا کی بتائی۔"

"اوس نے بجائے فقرائی کے مردانگی کی تعلیم کی اور اوس نے غلامون کو امیدین دلائین اور انسان کو ابنائے جنس کی تعلیم کی اور اوس کی ماہیت بتائی۔"

مذہب اسلام پرہیزگاری۔ صفائی۔ انصاف۔ دلیری۔ مہمان نوازی سچائی اور توکل کی نصیحت کرتا ہے اور بدکاری سے بچنے کی نصیحت کرتا ہے۔ اور وہ چار نیکیون پر کاربند ہونا اور سات گناہ کبیرہ سے بچنا سکہاتا ہے۔ اگرچہ عیسائی مذہب مین انکسانیت کا مسئلہ سب سے بڑا ہوا ہے۔ مگر اسلام مین معمولی یکسانیت تعلیم کرتا ہے کسواسطے کہ سب مسلمان آپسمین بہائی ہین

---

[1] نوٹ اہل اسلام چہہ معلم بتاتے ہین۔ علاوہ مذکورہ بالا کے حضرت آدم صفی اللہ اور حضرت نوح ع ہین جنکو کٹن شیلر بہول گیا ہے۔

انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون -

اور اہل اسلام مین یہی خوبی کی رشوت ہی کیونکہ ہر ایک شخص یہی خیال کرتا ہے کہ جب ہم مسلمان ہو گئے تو تخصیص ذات اور شہر جاتی رہے اور ایک نو مسلم فوراً ۵ اکرور اہل اسلام کی برادری مین شامل ہو جاتا ہے اور نو عیسائی ہمسری کا دعویٰ نہین کر سکتا مگر نو مسلم برادرانہ استحقاق رکھتا ہی اور یہ استحقاق کتابون مین درج ہین لیکن انپر عمل درآمد بہت کم ہوتا ہے - درحقیقت قرآن مجید عمدہ بہشت کا اقرار کرتا ہی - لیکن حقوق جو اس دنیا مین حاصل کئے جاتے ہین وہ بڑے موثر طریقہ سے ہوتے ہین -

نو مسلمانان افریقہ مین رسوم کثرت ازواج و غلامی بڑی مروج ہین حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ان رسوم کی ممانعت نہ فرمائی اور شاید یہ ناممکن بھی ہوتا مگر تاہم آنحضرت نے اس کی برائیون کی تخفیف مین کوشش فرمائی - غلامی کوئی مسئلہ مذہبی نہین ہے - مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام و سینٹ پال کے آنحضرت نے بھی اس برائی کو ضروری سمجھکر رائج رہنے دیا - بہ نسبت یونانی مسیحی و ہیٹی کے حبشیون کے اہل اسلام اپنے غلامون کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرتے ہین - کثرت ازواج کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منع نہین فرمایا ہے اور اس رسم کے موجد حضرت داؤد علیہ السلام ہین اور انکی انجیل مین بھی ممانعت نہین ہے - حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بہت آزادی کے ساتھ مروج فرمایا لیکن زیادہ شائستہ اقالیم اہل اسلام - مثل یورپ - ٹرکی - الجیریا اور مصر کی اس رسم سے

---

۵ تعداد مذکورہ اصل تعداد اہل اسلام سے بہت کم ہے تمام دنیا مین ۲۴ کرور اہل اسلام تخمینہ ہوئی ہین

نوٹ آپنے غلامون کو مثل اپنے کھلاؤ پہناؤ حدیث نبوی -

اجتناب کرتے ہین ۱؎ یہ رسم جسقدر بُری ہے اوسیقدر اچھی بہی ہے اس رسم کی بدولت معصوم الیون کا نسل گویا نابیدہ ہوگیا اور ہر اک عورت کی محافظت ہوگئی عیسائیون مین ذات باہر کردینے کی رسم بمقابلہ اہل اسلام کے رسم کثرت ازدواج کی زیادہ شرمناک ہے اور اسی رسم کی وجہ سے اہل اسلام مین ذات باہر کرنیکی رسم بہی جاری نہین - علاوہ برین اہل اسلام کی یہ رسم عورت و مرد کے واسطے چندان بعض و شرمناک نہین ہے جسقدر عیسائیون کی وہ رسم جو اون کے ملک کیواسطے بہت شرمناک ہے اور جس کا اہل اسلام مین بالکل رواج نہین کہ ایک عورت ایک ہی وقت مین کئی کئی شوہر کرسکتی ہے وہ عیسائی جنکے یہان یہ رسم جاری ہے اون اہل اسلام پر جنکے یہان رسم کثرت ازدواج جاری ہے نکتہ چینی نہین کرسکتے - پہلے ہم اپنی پہلی نکال لین تب اپنے بہائیون کا ٹینٹ اوکٹین - رسوم کثرت ازدواج - غلامی - حرام و طلاق پر دہبہ نہین لگا سکتین - اگرچہ اس وقت نہین مگر ہمکو خوب یاد ہے کہ یہ رسوم ایک مرتبہ یونائیٹد اسٹیٹ مین اس سے بہی بری طرح سے جاری تہی جو ملک عیسائیون کا آباد کیا ہوا ہے اور جسمین عیسائی ہی رہتے ہین -

بعض بعض موقعون پر اسلامی اخلاق بہ نسبت ہمارے بہت اچہا ہے مثلاً خدا کی مرضی پر شاکر رہنا - پرہیزگاری - سخاوت - سچائی - اور اپنے ہم مذہبون مین یکسانیت سمجہنا ایسے عمدہ کام ہین کہ جنپر ہمکو بہی کاربند ہونا چاہیئے - اسلام وہ مذہب ہے جسنے شراب خواری - قمار بازی - رنڈی بازی کو جو عیسائیون مین کثرت سے مروج ہین بالکل نیست و نابود کردیا اسلام عیسائی مذہب سے بہت متصل ہے جس نے اپنا دین شرقی و جنوبی اقالیم مین پہیلایا تہا لیکن اسلام کو ٹیک اور حبش کے ذلیل اعتقادات سے بدرجہا بہتر ہے -

۱؎ گذشتہ بابین چالیس ہزار مسلمان آباد تہے جمین رسم کثرت ازدواج بالکل مسدود تہی - از امپیریل آوٹ لائیٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸۸ مصنفہ ارکو ہارٹ -

گیبن ٹیلر کی اس تحریر کا یہ اثر پڑا کہ بڑے بڑے پرزور مضامین ٹائمس مین شایع ہونے لگے جو قابل تحریر ہین مگر ہماری وقت گنجایش ہے کہ ایک مضمون سے زیادہ لکھنے کا موقع ندیگی اتے

جو مضمون مسٹر جوزیف نامسن سیاح افریقہ نے ۱۰ نومبر کو ایڈیٹر سے بالفاظ ذیل شایع کرایا

مجھے تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ باوجود اون قواعد کے جو سرغنایان مذہب نے عقاید مذہبی بڑھانے کیلئے قایم کر رکھے ہین کسی مذہب موجودہ کی بھلائی برائی دریافت کرنا کس قدر دقت طلب ہے — علاوہ برین عیب جو کا بیان غلط تصور کیا جاتا ہے اور اوس پر نفرت کا اتہام لگایا جاتا ہے اور اوسکی نکتہ چینی اوس کی عدم وقفیت پر محمول کی جاتی ہے ۔ جس سے وہ جان لیتا ہے کہ ان لوگون کو صرف اس قدر روشنی کی ضرورت ہے کہ جس قدر ایک روشندان سے پہونچ سکتی ہے یا ایک رنگین شیشہ سے یعنی یہ لوگ اندہیرے مین رہنا پسند کرتے ہین اور انکو دین کی زیادہ روشنی کی ضرورت نہین ۔ چند مختلف تجربے جو مجھکو مشرقی مغربی اور وسطے افریقہ مین ہوئے سننے کے قابل ہین اہل اسلام اور عیسائی مذہب والے حبشیون سے جھگڑا کرتے تھے ف۲ ۔ آپ کے کسی نامہ نگار نے تحریر کیا تھا کہ مشرقی افریقہ مین اور دریائے نیل پر اسلام کا بہت زور ہے اور وہ سب ایک ... ہین اور اون مین بردہ فروشی اور اور قسم کی کم قدریان پائی جاتی ہین — بے بنیاد بات کبھی چھپ نہین سکتی ۔ مجھے بمقابلہ آپ کے اور نامہ نگارون کے مشرقی وسطی افریقہ

ف۱ یہ مضمون ۱۴ نومبر ۱۸۸۷ع کی ٹائمس مین شایع ہوا تھا ۔

ف۲ مسلمان اپنے مذہب کو محمدی نہین کہتے اور نہ وہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پوجا کرتے ہین جیسا کہ عام لوگ خیال کرتے ہین بلقب اجنبیون نے دیکرکہا ہے بلکہ وہ اسپر اعتراض کرتے ہین ۔

کا زیادہ تجربہ ہے مین دلیرانہ بیان کرتا ہون کہ اس حصہ مین بردہ فروشی اس وجہ سے مروج ہے کہ وہان دین اسلام کی تلقین نہین کی گئی اگر دین اسلام وہان ہوتا تو یہ رسم بہی مسدود ہوجاتی ۔"

"حبشیون کو دین اسلام کی تلقین نہین کیجاتی کیونکہ مسقط کے عرب اونکو غلامانہ طور پر رکھنا چاہتے ہین اور اگر وہ ایسا نکرین تو اونکے ساتھ برادرانہ برتاؤ کرنا پڑے اور اسی طرح بہت سے عیسائی سوداگر بہی اپنے تجارتی شہرون مین اپنے ہی پادریون کا بڑی سرگرمی سے خلاف ہوکر مقابلہ کرتے ہین ۔ عیسائی مذہب کا اظہار باشندہ نیز بالاجتماع خلاف نہوتا ۔ اس لئے آدمیون کو اپنے مذہب کی پابندی ضرور ہے ۔ "

"یہہ بڑے شد و مد سے بیان کیا گیا ہے کہ مشرقی حصص افریقہ مین مذہب اسلام کی شاخین نہین پھیلی ہین ۔ یہہ درحقیقت سچ ہے لیکن ایک موثر وجہہ بیان کرچکا ہون اور ایسے دوسری بہو بیان کرونگا وہ بہی بہت مفید ہے اسلام مثل عیسائی مذہب کے ایک ایسی اجنبی قوم سے باشندونکو تلقین کیا گیا ہے جو اون سے بدرجہا بہتر ہے اور جو اون کو وحشی سمجھتے ہین ۔ حبش اور مسقط کے درمیان مین ایک بڑی خلیج حائل ہے جس کو وہ پار کرنا نہین چاہتے اور اسی وجہ سے حبشی نہ تو اطوار اپنے مثل باطن کے درست کرسکتے ہین اور نہ مذہبی اصلاح کرسکتے ہین لیکن مین بلا پس و پیش تسلیم کرتا ہون کہ مشرقی وسطی افریقہ مین بردہ فروشی اس وجہ سے جاری ہے کہ وہان مذہب اسلام نہین ہے صرف اوس کا مسلم موجود ہے مگر تاہم اس مذہب نے وہان ایک بہت بڑی اصلاح کی ہے ۔ اوس نے شراب کی تجارت بند کردی ۔ زنگبار مین سلطان المعظم ہے اسکے روکنے مین ناکامیاب رہے ہے کیونکہ عیسائیون نے تجارت محدود ہونے پر اعتراض کیا۔

مگر ممالک متوسط مین ہر حبشی نے اپنے مذہبی قواعد کی پوری پوری طورپہ پابندی کرکر حبشیون کو شرمناک حرکات سے باز رکھا ہے - مغربی افریقہ اور وسطی سوڈان مین جہان مجھے جانیکا اتفاق ہوا ہے بالکل حالت مختلف پائی جاتی ہے یہان اسلام کا مثل زمانہ قدیم کے بڑا زور ہے اور نومسلمون کی تعداد بڑہا چین مثل زمانہ قدیم کے بہت کامیاب ہے - سیریا اور لیون کے گلی کوچون مین اوس کی تلقین کیجاتی ہے اور دریائے نائیجر کے ذلیل مردم خور حبشیون کو وعظ سنایا جاتا ہے "

ہواخواہان مذہب عیسائی جو دغابازی سے اہل اسلام پر بردہ فروشی کا دہبہ لگاتے ہین مغربی وسطے افریقہ مین اسلام کی کامیابی پر حقارت سے دیکھتے ہین اور اوس کو غلط بتاتے ہین اسقدر مادہ نہین کہ اس سے زیادہ دریافت کرسکین کہ وہ زمرۂ دینداروں مین شامل ہوگیا - جسکو وہ ایک خوفناک مصیبت اور بالکل برائی اہل افریقہ کیواسطے تصور کرتے ہین - اون سے لڑکپن مین کہا جاتا ہے اور ایسا ہی وہ جوانی مین بھی سمجھتے ہین کہ مذہب اسلام بزور تلوار اور آگ کے پھیلایا جاتا ہے وے خوش ہوتے ہین جب اونکی آنکھون مین اوس وقت کا نقشہ پھر جاتا ہے کہ جب ایک بیچارہ خوف زدہ حبشی اپنے گھٹنے ٹیکے بیٹھا ہے اور اوس کے جھونپڑے کو آگ لگی ہوئی ہے اور خونخوار آدمی اوس کی جورو بچون کو غلام بنانے کیواسطے باندہ کر لئے جاتا ہے اور ایک مسلمان ملک الموت کی صورت شمشیر برہنہ ہاتھ مین لئے اوس کے سر پر کھڑا ہے اور اوس سے کہتا ہے کہ موت پسند کر یا قران مجید پر ایمان لا - اس قسم کے خیالات جو ان لوگون کے میری رائے مین نسلاً بعد نسلاً ورثہ مین ملے ہین ان کے دل پر نقش کالحجر ہوگئے ہین -

خوش قسمتی سے مجھے خود دیکھنے کا اتفاق ہوا اور دیگر طور سے معلوم ہوا کہ وسطی اور غربی سوڈان مین مذہب اسلام کی ترقی بذریعے حلم اور بردباری سے ہوئی تھی - زمانہ گذشتہ

مین جنانہ بدوش فیلانی چرواہا اور زمانہ حال مین محنتی اور جفاکش ہوسا یا فولبی سوداگر
گذرے مین اس چرواہے نے بارہوین صدی مین اپنا دین اسقدر کامیابی کے ساتھہ
پھیلایا کہ جھیل چڈ سے لیکر تا بہ بحر اطلانٹک باستثنائے چند مسلمانون کے سب اوسکی
پیرو ہوگئے - وے یہہ چاہتے ہین کہ اگر کوئی سرغنا ملے تو ہم بت پرستی چھوڑکر وحدت خدا
کا اقرار بجا لاوین کہ اسی صدی کے شروع مین ایک شخص مسمے فودیو انکا سرغنا بنا
اور اوس نے دین اسلام کو اس قدر ترقی دی کہ تمام ملک مسلمان ہوگیا اور وحشی قومون کو
جنھون نے خوب حیران کیا تھا اور زور دیا - اس پچھلے زمانہ مین ہوسا یا فولبی سوداگر مذہب اسلام
کی ترقی مین خاص معاون رہا - اپنے کام کے تقدس کی وجہ سے حبشی سوداگر ہر ایک قوم
مین جو اوس کی مکان سے سیکڑون میل کے فاصلہ پر رہتی ہو چلا جاتا ہو - وہ وحشی بت پرستون
مین مثل ایک جان دو قالب کے ہو جاتا ہے اون کے ساتھہ ہونے اور کہانے لگتا ہی
اوس کا مذہب اوس کے مشہور ناقابل قیاس اور بےنظیر قواعد مذہبی کے ہر ایک جگہہ اوس کے
ساتھہ پھرتا ہے یہ قواعد مذہبی صرف اس قدر ہوتے ہین کہ اوس کے بھائی بت پرست
جنکو سمجھہ سکین اور جنپر کاربند ہو سکین یہ سوداگر ایک ماہ چھہ ماہ یا سال بہر قیام کرتا ہی
جس زمانہ مین اوسکے معتقد ہین اوس کی صفائی پوشاک کی تعریف کرنے مین اور اوس کی
تقلید کرنے لگتے ہین وے اس مذہب مین کوئی بات ایسی نہین پاتے جس کے حاصل
کرنیکی وہ خواہش نکر سکین یا جسکو وے سمجھہ نہ سکین - اس طریقہ سے بیشمار وحشیون
مین تہذیب اور اسلام کا بیج بو یا گیا تھا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہان صدہا مشفقیتون کی نعری
کی آواز سے زمین گونج جاتی ہے اور صبح کو اور دوپہر کو اور شام کو برابر اذان نماز ہوتی ہے
اور وہ گھٹنے جو پہلے بت یا نا تراشیدہ پتھرون کے سامنے خم ہوتے تھے اب خدائے وحدہ لاشریک

کے حضور مین جشن کئے جاتے ہین اور وہ لب جو اپنی بھائی کا گوشت کھا کر خوشی کے نعرہ مارتے تھے اب خداوند کریم کی صفت وثنا مین ہلائے جاتے ہین"

اگر ہمیشہ مذہب اسلام کی ترقی اس حسلم کے ساتھ نہو ئی تو کون سی بات تعجب کی ہے؟ کیا ہم اٹھارہ سو برس سے یہہ نہین پڑھتے چلے آئے ہین کہ ہمکو کسی کو جبراً دعوت مذہب تدینی چاہئے۔؟ دلسوز حامی دین عیسٰی اپنے بد اعتقاد جاہل بھائیون کو جبراً کبھی اپنے مذہب کی تلقین کرین تو کونسی تعجب کی بات ہے؟"

ہمارے ہم وطنون نے جو اس معاملہ مین تحریراً و تقریراً رائے دی ہے وہ ہم مختصراً بیان کر کے اب ہم یہہ بیان کرینگے کہ مذہب اسلام کے عقاید کیا ہین اور وہ بلا حجت مان لینے کے قابل اور عام فہم ہین یا نہین؟"

اسلام مثل ایک گھوڑے کے ہے جو خوبصورتی طاقت اور برداشت مین بینظیر ہو اور تقصیر ثابت کرنے مین بہت چالاک ہو۔ یا مثل ایک تیغ بران کے ہے ۔ مذہب اسلام یہہ تعلیم کرتا ہے کہ موت کو نہ بھولو اور چونکہ زندگی بے ثبات ہے اس لئے اس تھوڑے زمانہ مین جو نیکی کر سکو کر لو اور اسی طرح ہمیشہ مرنے پر ہشیار رہو۔[۵]

اصلی تعلیم مذہب اسلام کی یہہ ہے کہ یوم پیدایش دنیا سے قیامت تک ایک سچا عقیدہ قایم رہیگا اور بنیاد اس کی سچائی کو پہچاننا ہے یعنی خدا واحد ہے ۔

---

[۵] ۔ نوٹ ۔ قسطنطنیہ کے شاہی محل یلدیز ۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۷ ہجری مطابق مئی سنہ ۱۸۹۱ عیسوی کو ہز امپیریل مجسٹی غازی عبد الحمید خان ثانی حامی دین مسلطان ٹرکی نے اپنی زبان مبارک سے مجھ سے یہہ تعریف و توصیف مذہب اسلام کی بیان کی تھی ۔

ہو اللہ الذی لا الٰہ الا ہو ج علم الغیب والشہادۃ ج ہو الرحمٰن الرحیم ۝ ہو اللہ الذی لا الٰہ الا ہو ج الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر ط سبحٰن اللہ عما یشرکون ۝ ہو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ ط یسبح لہ ما فی السمٰوٰت والارض ج وہو العزیز الحکیم ۝[1]

کلام مجید میں بہت جگہ اس عقیدہ کی بابت تاکید آئی ہے اور آیتیں اسکی صداقت کے واسطے موجود ہیں جن میں سے چند اس جگہ کافی ہونگی۔

ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش قف یغشی الیل النہار یطلبہ حثیثا لا والشمس والقمر والنجوم مسخرٰت بامرہ ط الا لہ الخلق والامر ط تبرک اللہ رب العٰلمین ۝ ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ ط انہ لا یحب المعتدین ۝ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا وادعوہ خوفا وطمعا ط ان رحمت اللہ قریب من المحسنین ۝ وہو الذی یرسل الریح بشرا بین یدی رحمتہ ط حتی اذا اقلت سحابا ثقالا سقنٰہ لبلد میت فانزلنا بہ الماء فاخرجنا بہ من کل الثمرٰت ط[2]

صفت وثنا خدائے بزرگ کی بہت صاف ہے جیساکہ کلام مجید کی دوسری سورۃ کی آیتوں سے ظاہر ہے۔

اللہ لا الٰہ الا ہو ج الحی القیوم ۝ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ط لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ط من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ط یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ج ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء ج وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض ج ولا یؤدہ حفظہما ج وہو العلی العظیم ۝

وہ برکت ہو جو اس خدا پر جس کے قبضہ میں سلطنت ہے اور جو کل چیزوں پر قادر ہے اور جسنے

---

[1] نتمہ کتاب بذا مین فہرست نود ونہ نام ہای الہی تعالیٰ معہ اون کے معنون کے درج ہے۔ سورہ ۵۹ الحشر

[2] قرآن مجید۔ سورہ ۷۔ الاعراف۔

موت اور زندگی بنائی یہہ ثابت کرنے کو کہ تم مین کون شخص نیکی کے کام کرتا ہی وہ قادر اور غفور ہے جس نے ساتون آسمان تہہ در تہہ بنائے۔ خدائے کریم کی پیدایش مین تم کوئی نقص نہین نکال سکتے اوسکو دیکہہ۔ کیا تو دیکہتا ہی ایک نقص دوبارہ پہر دیکہہ تا وہ ترے پاس آوے۔"

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ"[1]

شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بڑے شد و مد سے فرمایا ہی کہ نہ تو خدا کی شکل انسان کی سی ہے اور نہ اوسکی خواہش نفسانی مثل انسان کے ہی:-

"خدا مجسم نہین ہی جو انسان اوسکو دیکہہ سکے اور نہ اوسکو کسی ایسی شے سے منسوب کر سکتے ہین کہ جس مین موجودات دنیوی کا کچہہ جزو پایا جاوے۔ خدا کا پہچاننا دلیل دینداری کی ہی۔ اور اوسکی حقیقت کو جاننا اوسکا پہچاننا ہی اور اوسکی حقیقت کا پہچاننا اوسکی وحدانیت کا جاننا ہے اور وحدانیت کا پہچاننا اوسکی شرکت سے انکار کرنا ہے یہہ پوچہنا کہ خدا کہان ہے یہہ ظاہر کرتا ہے کہ سایل خدا کو مجسم سمجہتا ہے۔ خدا کو رب اسوجہہ سے نہین کہتے کہ وہ خود پیدا ہوا ہے۔ خدا کو موجود اسوجہہ سے نہین کہتے کہ وہ زندہ نہین ہے وہ ہر اک چیز مین موجود ہے لیکن کسی شے سے مشابہ نہین ہے۔ وہ ہر اک چیز سے باہر ہے لیکن جدا نہین ہے۔ وہ سب سے بڑا ہے لیکن حرکت نہین کرتا۔ وہ سبکو دیکہتا ہے لیکن اوسکو کوئی نہین دیکہہ سکتا۔ اوسکے لیئے جگہہ وقت اور مقدار کی

[1] نوٹ - سورہ ۱۱۲- اس سورہ کی مسلمان بڑی تعظیم کرتی ہین اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح خبر کے موافق یہہ سورہ ایک ثلث قرآن شریف کا حکم رکہتی ہی۔ یہہ سورہ اوسوقت نازل ہوئی تہی کہ جب اہل قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تہا کہ جس خدا کی بندگی کے واسطے آپ ہمکو حکم فرماتے ہین اوسکو ہم کیسے پہچانین۔

خصوصیت نہین ہے۔
خدا کو ازلی ۔ عالم الغیب ۔ قادر مطلق ۔ اور حکیم مطلق جاننے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا مذہب اور اوس کے قواعد زندگی ہمیشہ ایک ہی رہے ہین اور رہینگے ۔ اور ایسے مذہب کا نام اسلام ہے جس کے معنے یہی نہین ہین کہ اوس کے احکامات پر بالکل توکل کرلو یا اونکی پوری پوری پابندی کرو بلکہ یہہ معنے بہی ہین کہ حتی الوسع نیکی مین کوشش کرو۔

قرآن مجید کی دوسری سورت مین علم اخلاق کے اصل اصول اس طرح بیان کئے ہین ۔

الم ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ۔

خاص خاص اصول مذہب اسلام کے مفصلہ ذیل ہین ۔

اول ۔ خدا کو وحدہٗ لاشریک روحانی قوی اور رحیم جاننا اور اوسی کا عشق رکہنا ۔

دوم ۔ اپنے ہم جنسون پر رحم اور اونکے ساتہہ برادرانہ برتاؤ کرنا ۔

سوم ۔ غصہ کو ضبط کرنا ۔

چہارم ۔ خدا کا شکر ادا کرنا ۔

پنجم ۔ قیامت کو برحق جاننا ۔

ل ۔ نہج البلاغت ۔ سوانح عمری و تلقین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصنفہ سید امیر علی باب ۱۹ ۔

ك سورہ البقر ۲ آیتہ من ابتداء الغایتہ ۶ ۔

جس قدر طاقت اور عشق خدا کی تعریف قرآن مین نازل ہوئی ہے کسی اور زبان مین اس قدر نہین
پائی جاتی۔
خدا کی وحدانیت۔ روحانیت۔ بزرگی۔ اور رحم بڑے پُر زور اور موثر فقرہ مین تحریر
ہے زندگی کی نور کی اور عبادت کی ترقی کبھی نہین رکتی لیکن کوئی علامت خودبینی کی نہین پائی
جاتی۔ علم لدنی اوسکو ایمانداری کی ہدایت کرتا ہے۔ مسلمانون کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ سچا مذہب
بوقت پیدائش دنیا حضرت آدم علیہ السلام کو خدا نے تلقین کیا تھا لیکن نسلاً بعد نسلاً جون
جون زمانہ گذرتا گیا اون کے بزرگونکا مذہب بھی خراب ہوتا گیا بیوقوفانہ خیالات اور بت پرستی
کا دہیان اون کے دلمین آتا گیا حتیٰ کہ وہ بالکل بت پرستی کرنے لگے پہر خدا نے بغیر تنبیہ
کئے ہوئے انکو سزا دینا نامناسب سمجھکر حضرت نوح علیہ السلام کو اس غرض سے بھیجا
کہ وہ دنیا مین جا کر بت پرستی سے توبہ کرائین اور دین حق یعنی اسلام کی تلقین کرین۔
جب حضرت نوح علیہ السلام کی نصیحت کچھ کارگر نہوئی تو خداوند کریم نے اونکی گمراہ امت کو
تباہ کر دیا اس وقت نوح علیہ السلام کی "نبوت کا حال اور اونکی امت کی تباہی کا حال قرآن مجید کی
اکہتر وین سورۃ نوح مین بالتشریح درج ہے۔
"انا ارسلنا نوحاً الی قومہ ان انذر قومک من قبل ان یاتیھم عذاب الیم ۝ قال یٰقوم
انی لکم نذیر مبین ۝ ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون ۝ یغفر لکم من ذنوبکم ویوخرکم الی اجل
مسمی ط ان اجل اللہ اذا جاء لا یوخر م لو کنتم تعلمون ۝ قال رب انی دعوت قومی لیلاً ونھاراً ۝
فلم یزدھم دعائی الا فراراً ۝ وانی کلما دعوتھم لتغفر لھم جعلوا اصابعھم فی اذانھم واستغشوا ثیابھم
واصروا واستکبروا استکباراً ۝ ثم انی دعوتھم جھاراً ۝ ثم انی اعلنت لھم واسررت لھم اسراراً ۝
فقلت استغفروا ربکم ج انہ کان غفاراً ۝ یرسل السماء علیکم مدراراً ۝ ویمددکم باموال وبنین

ویجعل لکم جنٰت ویجعل لکم انھرًا ٥ مالکم لاترجون للہ وقارًا ٥ وقد خلقکم اطوارًا ٥ الم تروا کیف خلق اللہ سبع سمٰوات طباقًا ٥ وجعل القمر فیھن نورا وجعل الشمس سراجًا ٥ واللہ انبتکم من الارض نباتًا ٥ ثم یعیدکم فیھا ویخرجکم اخراجًا ٥ واللہ جعل لکم الارض بساطًا ٥ لتسلکوا منھا سبلًا فجاجًا ٥ قال نوح رب انھم عصونی واتبعوا من لم یزدہ مالہ وولدہٗ الا خسارًا ٥ [1]

ایک مدت بعد پھر دنیا آباد ہوئی اور لوگون نے دین حق کو باطل ٹھہرا کر بت پرستی شروع کردی تب خدا نے ایک اور مشہور نبی کو اونکی ہدایت کے واسطے بھیجا کہ وہ انکو دین حق کی تلقین کرے اور بت پرستی سے باز رکھے اور اونکے گناہون پر اونکو متنبہ کرے یہہ نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بیشک بت پرست تھے اور یہہ بات کتب عیسائی سے بھی ثابت ہی (جوشوا اللغت جلد ۲-۱۴) اور جب اونکے والد بت پرست تھے تو اغلب ہے کہ وہ بھی کسی زمانہ مین بت پرست رہے ہون اونکی بت پرستی صرف جوشواہ کی کتاب مین درج نہین ہے بلکہ یہودی بھی اسکو تسلیم کرتے ہین [2] مگر اس مین اختلاف ہے کہ کس عمر مین اونھون نے بت پرستی ترک کی بعض یہودی مصنف [3] تحریر کرتے ہین کہ تین سال کی عمر مین اور بعض کہتے ہین کہ ادہیڑ عمر مین بت پرستی ترک کی تھی ہمین اور ربیع ابراہیم زیکتہ کی اتفاق راے چالیس سال کی عمر پر ہے اور یہی عمر اکثر مفسرین قران مجید نے بھی لکھی ہے مگر اکثر علماء اسلام ۱۵-۱۶ برس کی عمر بتاتے ہین [4] - حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بت پرستی ترک کرنیکا حال

---

[1] نوح کی نبوت کا حال کلام مجید کی سورۃ ۷-۱۰-۲۶-۲۹-۵۴-۵۷ و ۷۱ مین ذکر ہے

[2] جوزیف ۱-۱ باب ہمہ ہمین-میو-نیو جلد ۳ باب ۲۹-

[3] بچوماتا لمد-ندارم-۳۲- ایرٹ ابد ہمین-

[4] تایدڈی ریلیجن پرسار صفحہ ۶ و ۶۱-

کلام مجید کی چھٹی سورۃ الانعام مین اسطرح نازل ہوا ہی۔

وکذالک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین ۵ فلما جن علیہ الیل راکوکبا ج قال ہذا ربی فلما افل قال لا احب الافلین ۵ فلما را القمر بازغا قال ہذا ربی ج فلما افل قال لئن لم یہدنی ربی لاکونن من القوم الضالین ۵ فلما را الشمس بازغۃ قال ہذا ربی ہذا اکبر ج فلما افلت قال یقوم انی بری مما تشرکون ۵ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ۵ وحاجہ قومہ ط قال اتحاجونی فی اللہ وقد ہدٰین ط ولا اخاف ما تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئا ط وسع ربی کل شیء علما ط افلا تتذکرون ۵ وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ما لم ینزل بہ علیکم سلطانا فای الفریقین احق بالامن ج ان کنتم تعلمون ۵ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن وہم مہتدون ۵

قران شریف کی ظاہری اور مصدقہ شہادت جسّے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خاندان اجرام سماوی کی پرستش کرتا تھا قابل لحاظ ہے۔ اور چونکہ حضرت موصوف منطقی تھے اسلئے اونہون نے اونکی ماہیت اور خاصیت ضرور دریافت کی ہوگی۔ زہرہ عطارد یا مشتری مین سے ایک ستارہ حضرت موصوف کا دریافت کیا ہوا ہی۔ جو طریقہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خدا کو پہچاننے کا قران مجید مین درج ہے اوسکی تائید تالمید کی روایت[۵] اور جوزیفس[۶] کی تحریر سے ہوتی ہے۔

دوسرے مشہور ومعروف نبی اللہ جنسے خدا نے اپنے بندون کو دین حق تلقین کرایا وہ کلیم اللہ تھے موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا حال جو درج قران ہی۔ اسقدر انجیل سے مشابہ ہے کہ اوسکے لفظ بلفظ اعادہ کی ضرورت نہین صرف ایک نصیحت جو اونہون نے

---

۵ : برلولوک رب ربب حصہ اول صفحہ ۶۴۰۔

۶ جوزیفس کتاب یہودیان جلد اول باب ۷۔

خلق اللہ کو کی اور جو قابل ا سکے ہی کہ ہم اوسپر کاربند ہون ذیل مین درج کیجاتی ہے

وہو ہذا - قال موسیٰ لقومہ استعینوا باللہ واصبروا ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین ۱

بڑے نبیون مین پانچوین نبیؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین جنکو عیسائی اپنا نجات دہندہ کہتے ہین اور جنکا مرتبہ خدا کی برابر شمار کرتے ہین اور اسی امر کا اسلام اور عیسائی مذہب مین بہت بڑا فرق ہے عیسائی اپنے عجیب اور مشکل فرقہ کی علم سے تو واقف نہ تھا اسلیے یہہ خیال کرنے لگے کہ ہم تثلیث کے قایل ہین اور جب اونسے سوال کیا جاتا ہے کہ تثلیث کیا چیز ہے تو وہ جواب دیتے ہین کہ تثلیث مین باپ بیٹا اور پاک روح تینون شامل ہین - اور کبھی یہہ ہی جواب دیتے ہین کہ تین چیز ملکر ایک خدا ہے مگر جب اس ظاہری بے ثباتی کی وجہہ دریافت کیجاتی ہے تو وہ اسکو ایک عقیدہ لاینحل بتلاتے ہین اور اگر کوئی کیتھولک یا ایپسکوپیلین (پادری کا ماتحت) یہہ کہتا ہے کہ یہہ پکے عیسائی یا کیتھولک کے مشہور و معروف عقاید ہین جنکا نام ایتھی نیسین عقائد مذہبی ہے اور سے جب اوسکی وجہہ پوچھی جاتی ہے تو وہ یہہ کہکر ٹال دیتا ہے کہ جو ان عقاید کے ایک لفظ پر بہی اعتبار نکریگا اوسپر دایمی تباہی نازل ہوگی -

بیرن ۲ شاعر نے ایماندار عیسائیون کی خیالات اس عقیدہ کی بابت اپنے نظم مین اسطرح تحریر کرتے ہین -

ایتھی نین کا کلام جو تمہارے سچے معتقدین کو بہت خوش کرتا ہے او سکے پڑہنے سے

---

۱ سورہ ۷ الاعراف -

۲ بیرن ڈن جوان - نظم ۷ - اسٹانزا ۲۳ -

ہر اک شخص معلوم کر سکتا ہے۔ "مجھے تعجب ہی اگر کوئی اوسمین نکتہ چینی کرے وہ ایسا عمدہ اور لاروولا کد اور پاکیزہ ہی۔ کہ اوسنے عبادت کی کتاب کی ایسی زینت ہوگی جیسے بارش کے ایک چھینٹے سے ہوا کے"۔ تثلیث مقدس کتاب کا لفظ نہین ہے اور نہ کسے جگہ انجیل مین اسکا مذکور ہے بلکہ دوسری صدی عیسوی مین یہہ لفظ گرجون مین اس غرض سے تلقین کیا گیا تھا کہ خدائی مین تین اشخاص کا شامل ہونا ثابت ہوجاوے بڑے بڑے شارع عیسائی مذہب کے اس نکتہ کے حل کرنے مین قاصر رہے ہین اور اونہون نے اپنے رسالون مین اسکو بھید الہی یا عقدہ لاینحل لکھا ہی۔

ڈاکٹر رابنسن لکھتا ہے کہ اگر انسان اسکے نکال لینے کی حد سے زیادہ کوشش کرے یا اس بھید کے سمجھنے مین بہت ہی ہاتھ پیر مارے توبھی تثلیث کا بھید الہی دریافت کرنا اوسکے قبضہ قدرت سے باہر ہے۔

اگر ڈاکٹر رابنس کی یہہ رائے درست ہے تو اسکینڈے نیویا یا مصر کے عقاید سابقہ کے موافق اونکے دیومالا (تواریخ جن) اور فلاطون کے مدرسہ کا یا حال کے ہندون کا علم الہی بھی عقدہ لاینحل اور بھید الہی تصور کیا جا سکتا ہے جسکو عیسائی کبھی تسلیم نکرینگے۔

دوسرا مصنف[1] اس معاملہ مین یون اپنی رائے ظاہر کرتا ہی۔

"عیسائی مذہب والون مین مسئلہ تثلیث بلا حجت مان لینے کے قابل ہے کیونکہ جب خدا نے اپنی پاک زبان مین اوسکے تعریف فرمائی ہے تو اوسکے تفسیر حجت کرنا یا اوسکی ماہیت دریافت کرنا نادانی اور مضر دینداری ہے ای خوش فہم ذکی دیندار عیسائی بھائیو تمکو اس بھید کے دریافت کرنیکی کوشش نکرنی چاہیے تمکو چاہی کہ اسکو بلا حجت

[1] ایڈفرڈ بلجس ورلڈ ڈسپلیڈ۔

اور دلیں کے مان لو اور اگر تمہاری سمجہہ ناقص اس بہید کے دریافت کرنے کیواسطے ترغیب دلاوے تم اپنے تئین یون مطمئن کرو کہ یہہ مذہب کیتہولک ہمارا کیسا مذہب اگر کسنے اس مین ذرا ہی شک کیا تو وہ ہمیشہ کیواسطے نیست و نابود ہو جاویگا"

بڑی تعجب کی بات ہی کہ عیسائیون کی انجیل مین مسئلہ تثلیث کا سواے ایک جگہہ کے اور کہین ذکر نہین اور وہ ذکر اسجگہہ ہے (۱ جون جلد ۷) عالم علوی مین تین چیزین ہین باپ اور خدا کا بیٹا عیسیٰ مسیح اور روح القدس اور یہہ تینون ملکر ایک ہین۔ اور سب سے زیادہ تعجب کی یہہ بات ہی کہ ریوٹرن کمیٹی نے انجیل مین سے یہہ عبارت بدین وجہہ نکالدی کہ یہہ فقرہ ایمانداری سے درج انجیل نہین ہو سکتا جسکے تائید کلامی نیوٹن گبن و پورس وغیرہ نے کی ہے اور جو فقرہ کو بہرتی کا بتاتے ہین علاوہ برین کیلمیٹ[۱] خود تسلیم

؎۱ اپنی نیسین کر بیٹہے۔

؎۲ اوگسٹائن کیلمیٹ فرانس کا باشندہ تہا اور علم تواریخ اور علم الہی کا عالم فاضل تہا یہہ بمقام لورین سنہ ۱۶۷۲ع مین پیدا ہوا اور اسنے سنہ ۱۷۵۷ع مین بمقام پیریس قضا کی اسنے ابتداء عمر مین فقیر ہو کر علم فلسفہ اور علم الہی حاصل کیا جس اوسنے بہت سی تفسیرین تصنیف کین جو بمقام پیریس ۲۳ جلد مین سنہ ۱۷۰۷-۱۶ مین شایع ہوئین اور جنمین انجیل سابق اور حال کی کل کیفیت درج ہی اوسکی تصانیف حد سے زیادہ ہین اور وہ سب مذہبی ہی نہین ہین بلکہ تواریخ جغرافیہ نسب نامہ۔ تذکرہ و حالات متقدمین بہی ہین۔ ڈکشنری مشہور ریک ایٹ کریٹکل ڈی بے بائیل جو بمقام پیریس سنہ ۱۷۳۰ع مین شایع ہوئی اور جسکا ترجمہ زبان انگریزی اور جرمنی اطالیہ و ڈچ مین ہوا زبان انگریزی مین سنہ ۱۷۳۲ع مین ترجمہ ہوا تہا اور ٹرلیسر ڈی انٹی کوٹیس سکریزایت پروفیس جو بمقام پیریس سنہ ۱۷۲۰ع مین شایع ہوئی وہ کتابین ہین جنکی وجہہ سے اوسکی بہت شہرت ہوئی کیلمیٹ بمقابلہ اپنی ذہانت کے علم کیوجہ سے زیادہ مشہور و معروف تہا۔ صرف یہودیون کے مذہب کی ماہیت اور مشرقی علم صرف و نحو مین وہ خام تہا۔ ہر دو کتب مذکورہ بالا کی اوسکے ہم مذہب ہی عزت نہین کرتے تہے بلکہ پروٹسٹینٹ بہی انکی عزت کرتے تہے۔

کرتا ہے کہ

بجواب سوال حاکم وقت کے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ اس موقع پر قابل لحاظ ہے۔ حاکم نے دریافت کیا "ای اچھے ماسٹر مجھے کیا کرنا چاہئے جسسے زندگی ابدی حاصل ہو" حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "تو مجھکو اچھا کیون کہتا ہے سواے خدائے واحد کے اور کوئی اچھا نہیں ہی" (لیوک ۱۸ - ۵ و ۱۹ صفحہ) وہ لوگ جو یہ خیال کرتے کہ عیسیٰ ہی خدائی واحد ہی۔ اونکو ان فقرون پر غور کرنا چاہئے۔

یہان تک تو ہمنے عیسائی مذہب کے مسئلہ تثلیث کا حال اور یہہ حال بیان کیا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کی ذات مین شریک کرتے ہین۔ اور اب ہم یہہ تحریر کرینگے کہ مذہب اسلام اسبارہ مین کیا راے دیتا ہی۔ میری راے مین خدا کو انسان کہنا یا کسی انسان کو اوسکی ذات مین شامل کرنا محض بیہودگی ہے۔ یہہ خیال اوسکا قرین قیاس نہین بلکہ یہہ ایک مذبذب بات ہے۔ مسلمانون کا یہہ اعتقاد ہے کہ خدا مین کوئی مخالفت نہین اوسی نے ہمکو اپنی راے سالم سے قوت تجویزہ عنایت کی جسکے طفیل مین ہم ہر ایک چیز کی اصلیت سے واقف ہوسکتے ہین یہہ مانا کہ ہماری قوت مجوزہ محدود ہے مگر خدا کا وجود زمانہ مین مشہور ہے ہمیشگی اور پایانی کی فکر کرنا عقلمندی نہین یہہ صرف خدا کی ذات کیواسطے ہے اور جسطرح ہم خدا کو مانتے ہین ہمکو یہہ بھی مان لینا چاہئے کہ اوسکی ذات کیواسطے پایانی اور ہمیشگی بھی ہی اور یہہ بات تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا کہ کوئی ایک شخص بندہ اور خدا دونون نہین ہوسکتا۔

انسان کیا چیز ہے؟ انسان مخلوق خدا ہے جسکو اوسنے عجیب قدرت عطا کی ہے مگر قضا و قدر سے بندھا ہے اوسکی ذاتی طاقت عقل۔ فہم و محبت محمد و دہین اور

اسسے یہہ مطلب نہین ہے کہ یہہ باتین اوسمین ہمیشہ یکسان پائی جاتی ہین بلکہ ابتداءمین تمیز سے اوسمین ان باتون کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور جون جون اوسکی عمر بڑہتی جاتی ہو یہہ بہی ترقی کرتے جاتے ہین آدمی کا فانی ہونا اور اوسکی ترقی انسانیت کی دلیل ہے اور اگر حضرت عیسی علیہ السلام مین یہہ باتین موجود تہین اور وہ خدا تہے تو یون کہو کہ وہ آدمی نہ تہے۔

اب ہمکو یہہ دیکہنا چاہئیے کہ خدا کیا ہے ؟ یا بقول عیسائی پادریون کی وہ کونسی ذات ہی جو حضرت عیسی علیہ السلام مین موجود تہی ؟ وہ ذات قادر مطلق کی ہے جسکے تابع فرمان زمین و آسمان ہین۔ اِنَّ الَّذِی لَہٗ مُلکُ السمٰوات والارض ویم یتخذ ولدا ولم یکن لہٗ شریک فی الملک وخلق کل شیٔ فقدرہٗ تقدیراہ[1]

کیا اس خدائے وحدہٗ لاشریک کی ابتداء ہی تہی۔ ؟

کیا یہہ خدا ہی بہ تدریج بڑہا ہی اور اوسمین بہی عقل بہ تدریج آئی ہے اور رفتہ رفتہ ایسے ترقی حاصل کی ہی کہ اوسپر کوئی نہین پہنچ سکتا ؟۔

نہین کبہی نہین خدا کی ذات پر یہہ رسوائی کا دہبہ کبہی نہین لگ سکتا۔ قُلْ ھو اللہ احد ہ اللہ الصمد ہ لم یلدْ ولم یولدْ ولم یکن لہ کفواً احد ہ[2]۔

اب اوس کے بارہ مین کیا کہتے ہو جسکو تمہارے پادری "پاک بھید الہی" کہتے ہین یعنے خدا کو "خدا اور انسان" بتاتے ہین ؟۔

اگر وہ انسان ہے تو اوسکی ہر قسم کی لیاقت محدود ہے !۔

---

[1] سورۃ ۲۵ الفرقان۔

[2] سورۃ ۱۱۲- اخلاص۔

اگر وہ خدا ہے تو اوسکی لیاقت کبھی محدود نہین ہو سکتی !!۔
ثبوت انسانیت یہہ ہی کہ وہ مثل انسان کے بچے کے بے مقدور اور جاہل پیدا ہو کر بڑے ہوے۔
اور ثبوت خدائے یہہ ہی کہ وہ نہ پیدا ہوے اور نہ بڑے ہے ہمیشہ سے ایسے ہی تھے اور ایسے رہینگے۔

اسے عیسائیون تم دبدھا مین پھنسے ہوے ہو۔
مثل طوطے کے بیہودہ مت بکو کہ "یہہ بھید الٰہی ہے اور ہمکو تسلیم کرنا چاہئیے"
یہہ کوئی بھید نہین ہی بلکہ اسکے مقلدین کے اعتقاد پر تعجب کی بات ہی۔

یہہ بالکل بے وقوفی اور ذلیل لاطایل ہے۔
ہر اک شخص ایک سرسری نظر سے اس بیہودگی کو کہہ سکتا ہی کہ یہہ مکرو دغا ہی۔
اب اس یاوہ گوئی بابت جسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کو دھبہ نہین لگتا بلکہ خدا کی ذات پر دھبہ آتا ہی
ہمکو قرآن سے صلاح کرنا چاہئیے جسسے ہمکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری پوری حالات معلوم ہو جاوینگے

انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ ج القہا الی مریم وروح منہ ز فامنوا
باللہ ورسلہ قف ولا تقولوا ثلثۃ ط انتہوا خیرا لکم ط انما اللہ الہ واحد ط سبحنہ ان یکون لہ ولد م
لہ ما فی السموات وما فی الارض ط وکفی باللہ وکیلا ع لن یستنکف المسیح ان یکون عبداللہ
ولا الملئکۃ المقربون ط یبین اللہ لکم ان تضلوا ط واللہ بکل شئی ع
علیم ع [1]

ما المسیح ابن مریم الا رسول ج قد خلت من قبلہ الرسل ط وامہ صدیقۃ ط کانا
یاکلن الطعام ط [2]

[1] سورۃ ۴ النساء اخیر۔
[2] سورۃ ۵ المایدہ یعنے نہ تو خدا کی مان تہین؛ اور نہ وہ کسی قسم کی شرکت خدا سے رکہتے تہین۔

اغلبا ایک دیشمار عیسائی بڑے زور شور سے اسکے خلاف ہوگا اور جیسے نفرت کریگا کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قدر افزائی کرتا ہی اور ہم اونکو معمولی ادمی بتاتے ہین اور در حقیقت ہمکو "معمولی آدمی" نہ کہنا چاہئے کیونکہ آدمی حقیر غریب اور لاچار ہے - انسان کا وہ مرتبہ ہے کہ کہ وہ خداوند کریم سے ہمکلام ہوتا ہے اوسے خدا محبت کرتا ہے اور اوسکو قوت ممیزہ کے ذریعہ سے صلاح نیک دیتا ہے وہ عبادت کی لیاقت رکہتا ہے اور اوسکی عبادت پر خدا خوش خیال کرتا ہے - خدا خالق ہے اور انسان اوسکے مخلوق پس ہمارا یہہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی مرسل اور انسان تہے کوئی تحقیر نہین ہے بلکہ اسسے یہہ پایا جاتا ہی کہ خداوند کریم نے اونکو کسی خاص صفت سے موصوف کیا تہا جو اوسکے اور بندون مین نہین -

کیا ہم مسلمانون کا بڑے استقلال سے عیسائیون کی تقصیر ثابت کرنا اور اونکی اس تواہش کو جہوٹا کرنا کوئی گناہ کی بات ہے ؟ عیسائیون کے ایسے خیال نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا ہین بہتون کو دین سے گمراہ کر رکہا ہے -

جو لوگ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونیکا یقین نہین کرتے اونکو عیسائی منکر بتاتے ہین اور مسلمان اونکے اس تعصب اور سریع الاعتقادی پر ہنستے ہین اور کہتے ہین " بیشک وہ منکر ہین جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو خدا بناتے ہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود فرماتے ہین " وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ [1]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بندگان خدا کو برابر تہ دل سے تلقین فرمایا ہے کہ خدا سے محبت کرو اور اوسے پر بہروسہ رکہو اور اوسکی عبادت کرو - اونہون نے کبہی اپنی طرف اشارہ بہی نہین کیا، اور یہ بابت تو انگریزی انجیل کے دیکہنے سے بہی ثابت ہوتی ہے کہ جب

[1] سورہ المایدہ (لا یحب اللہ)

حضرت اپنے حوارین کو عبادت کا حکم فرماتے تھے تو اونسے کہتے تھے کہ یون کہو "اے ہمارے باپ جو آسمان مین ہے تیرا نام پاک ہے تو ہمارے گناہون کو بخش"[1] وعلی ہذا۔

موافق اعتقاد اہل اسلام کے سب سے بڑے اور آخر نبی مرسل حضرت رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہوئے ہین جو بمقام مکہ معظمہ ۱۰ اپریل ۵۶۹ء کو پیدا ہوئے آپ خاندان قریش سے تھے جو خاندان تمام عرب مین مشہور اور سربرآوردہ تھا اور جسکا سلسلہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بڑے بیٹے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے ملتا تھا اور جنکے دادا کعبہ کے نگہبان تھے جو بت پرستون کا سب سے بڑا مندر تھا[2] قبل از ولادت انحضرت آپکے والد عبد اللہ نے قضا کی اور آپکی والدہ ماجدہ آپکو چھہ سال کا چھوڑکر راہی ملک عدم ہوئین آپکے چچا ابوطالب آپکے سرپرست ہوئے آپ بڑے سلیم الطبع اور متحمل تھے اور آنحضرت کو

---

[1] متھیو کی انجیل باب ششم ابیات من ابتدا ۹ لغایتہ ۱۳ و لیوک کی انجیل باب یازدہم ابیات من ابتدا ۲ لغایتہ ۴ — عیسائیون کی انجیل۔

[2] حضرت رسول خدا محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم سے پیشتر کعبہ عرب کے بت پرستون کا پرستش گاہ تھا جسمین موافق تعداد ایام سال اہل عرب کے تین سو ساٹھ بت تھے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہ السلام نے اسکی بنا رکھی تھی روایت معتبر سے ثابت ہے کہ مسجد سلیمانی سے ۹۹۳ سال قبل یا سنہ عیسوی سے دو ہزار برس پہلے اسکی بنا رکھی گئی تھی عمارت ابتک قایم ہے اور بتون سے پاک ہوکر خدائے برحق کی عبادتگاہ ہے کعبہ کی چھت مصبح کی ستونون پر قایم ہے جسمین نقرئی قنادیل لٹکی ہوئی ہین اور طلائی پرنالی لگے ہین دیوار پر سیاہ غلاف سنہری کام کے ہوے ہین جو سالانہ تبدیل ہوتے ہین ایک بڑا سیاح لکھتا ہے کہ خانہ کعبہ کی حالت موجودہ کو بیان کرنا ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ خانہ کعبہ کے ستونوں کی عمارت اور شمعی قنادیل اور اشد طلائی بعیداز قیاس خوشنما معلوم ہوتے تھے

مثل اپنے فرزند کے پرکھتے تھے ابھی آنحضرت ان ہی کی سرپرستی مین تھے کہ آپ سے محققانہ علامات ظاہر ہونے لگین آپ تنہائی پسند تھے ایک موقع پر کسی لڑکے نے آپ سے اپنے ساتھہ کہیلنے کو کہا تو آپنے جواب دیا کہ "انسان ایک عمدہ کام کے واسطے پیدا کیا گیا ہی نہ اسلئے کہ لہو لعب مین مشغول ہو" آپکے قوت متخلیہ عالی دماغی اور نفاست اور صفائی قلب تعجب انگیز تھے - آپ اعلی درجہ کے ہردلعزیز اور شفیق تھے آپکو بچون سے بہت محبت تہی خیرات انکساری اور حلم کو آپ بہت دوست رکھتے تھے - باعتبار روایت کے آپکا قد مبارک متوسط درجہ کا تھا اور آپ کا حسن ولغریب تھا - آپ نوشت وخواند سے امی محض تھے یعنے نہ تو پڑہہ سکتے تھے اور نہ لکہہ سکتے تہی جسکا ذکر قران مجید کی ۲۹ سورۃ مین یون آیا ہے "وما کنت تتلو من قبلہ من کتب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون ہ -

چالیس برس کی عمر مین آنحضرت صلعم غار حرا مین (یہہ ایک ویران ٹوٹا پہوٹا درہ اور خشک نالہ ہے جسمین نہ تو کسی قسم کا پہول ہی نہ درخت ہے نہ کوئی چاہ ہے قیم جو مکہ معظمہ سے تقریبًا ایک گہنٹہ کے راستہ پر ہوگا اور جہان آنحضرت صلعم ہر سال تشریف لیجایا کرتے تشریف لیگئے اور قریب ایک ماہ کے یاد الہی مین معروف رہے جب آپ ماہ رمضان المبارک مین اس غار مین شب و روز اپنا کل ہے لیعنے یاد الہی مین مصروف تھے آپنے قریب آدہی رات کے ایک آواز دو مرتبہ سنے اور دوبارہ آپنے کوشش کی کہ وہ آواز پہر نہ سنائی دے لیکن وہ بند نہوی آپکو یہہ خیال ہوا کہ شاید اب دم واپسین ہین تیسری مرتبہ وہ آواز اس زور سے آئی کہ آپسے صبر نہو سکا اور آپنے منہ کہولکر دیکھا تو آپکو ایک مقدر روشنی

لہ اسلام مصنفہ مسٹر لیک

معلوم ہوئی کہ آپ بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو ایک فرشتہ بشکل انسان آپکے پاس
کہڑا کہتا تھا کہ اے محمد صلعم مین جبرائیل ہون۔
اوس فرشتہ نے آپکو ایک سفید ریشمی کپڑا لکہا ہوا دیا اور کہا کہ اسکو پڑہو۔
انحضرت صلعم نے جواب دیا کہ مین خواندہ نہین ہون مین نہین پڑہ سکتا۔ فرشتہ کا جواب
قران مجید کی سورۃ ۹۶ مین لکہا ہے۔

اِقرا باسم ربک الذی خلق ۞ خلق الانسان من علق ۞ اقرا و ربک الاکرم ۞ الذی علم بالقلم ۞
علم الانسان مالم یعلم کلا ان الانسان لیطغی ۞ ان راہ استغنی ۞ ان الی ربک الرجعی ۞ ارایت
الذی ینہی ۞ عبدا اذا صلی ۞ ارایت ان کان علی الہدی ۞ او امر بالتقوی ۞ ارایت ان
کذب و تولی ۞ الم یعلم بان اللہ یری ۞ کلا لئن لم ینتہ لنسفعا بالناصیۃ ۞ ناصیۃ کاذبۃ
خاطئۃ ۞ فلیدع نادیہ ۞ سندع الزبانیۃ ۞ کلا لا تطعہ واسجد واقترب ۞۔

فرشتہ اسقدر کہکر چپ ہو گیا اور آنحضرت صلعم کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا خدا کا نور آپکے دماغ
مین سرایت کر گیا اور آپنے وہ تحریر فوراً پڑہلی اوسمین وہ احکامات لکہے ہوے تھے
جو لبعدہٗ بشکل قران مجید ظاہر ہوے۔ جب آپ اوسکو پڑہ چکے تو حضرت جبرائیل یہہ کہکر غائب
ہوگئے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم آپ رسول خدا ہونگے اور مین اوسکا فرشتہ ہون
دل نکلتے ہی آپ فوراً گہر کو روانہ ہوئے اور اپنی زوجہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا
سے شب کا حال یون بیان کیا کہ "نہ معلوم جو کچہہ مینے شب کو دیکہا اور سنا ہے وہ سچ ہے اور مین
درحقیقت نبی ہو کر مذہب کی اصلاح کرونگا یا صرف یہہ ایک خواب خیال یا وسوسہ شیطانی ہے حضرت بی بی صاحبہ نے
غور کرکے فرمایا "بڑی خوشخبری سنائی قسم ہے اوس خدائے پاک کی کہ جسکے اختیار مین میری جان ہے

سنہ ۱۳۴۲ رمضان المبارک۔

مین آجسے آپکو اپنی قوم کا نبی مانونگی۔ اے میرے پیارے شوہر خوش ہو کہ خدائے پاک آپکو کبھی کسی سے شرمندہ نکریگا۔ کیا آپ اپنے عزیز اقربا کی عاشق ہمسایون پر مہربان قول کے سچے اور راست گو نہیں ہو رہین؟"

حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا فوراً یہہ خبر کہنے کو ایک اپنے عزیز مسمی ورقہ ولد نوفل کے پاس تشریف لیگئین یہہ شخص بڈھا اور نابینا تھا اور توریت و انجیل کی عمدہ لیاقت رکہتا تھا اوسنے اس خوشخبری کو بڑی خوشی سے سنا اور تسلیم کیا۔

ورقہ نے کہا سبحان اللہ۔ عبد اللہ کے فرزند سچے ہین مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انپر بہی کتاب نازل ہوگی یہہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا آپ اپنے شوہر سے کہدین کہ تم نبی ہوگے اپنے دل مین امید رکہو اور مین تمہاری مددکو موجود ہونگا!

راستہ مین اوس نابینا کو جو شخص ملے جنسے اوسنے اس امر کی دلجمعی کرنے چاہی اور جواب شافی پایا مگر اوسکو یقین کامل تھا کہ توریت اور انجیل مین اللہ تعالیٰ نے ایک روح پاک اور نجات دہندہ کے بہیجنے کا وعدہ فرمایا ہے اسلئے وہ آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپکے ناصیہ مبارک پر بوسہ دیا اور آپکا دست مبارک پکڑکر کہا مجہے قسم ہے اوس رب کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ خدائے پاک نے آپکو واسطے نبوت کے انتخاب کیا ہے پاک فرشتہ آپکی خدمت

لے دی سیرسین مصنفہ ریورینڈ ییداس گلین۔

سے ڈوٹیرونومی باب ہشتدہم ابیات ۱۵-۱۸ و ۱۹ (توریت) کرسچین ایکٹ کے باب سوم مین ابیات من ابتدا تا ۲۲ لغایتہ ۲۴ اور باب ہفتم کے ابیات ۳۷ مین بہی یہہ درج ہے مگر عیسائی اپنی غلط فہمی سے اسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر محمول کرتے ہین۔ دیکہو جان کی انجیل کا باب چہاردہم کے ابیات ۱۶ لغایتہ ۱۴ (انجیل ترجمہ عالی)

مین نازل ہوا ہے یہہ لوگ آپ کو جہوٹا سمجہینگے آپ کو آزار پہنچاینگے آپ کو جلاوطن کرینگے اور آپ سے جنگ کرینگے[۱]"

باوجود اس یقین کے ہی آن حضرت صلعم دبدہ مین تہے آپکو یہہ یقین تہا کہ مین حضرت جبرائیل سے ہمکلام ہوا ہون اور اونہون نے جو لفظ کہے ہین. وہ میری لوح سینہ پر بجنسہ موجود ہین لیکن اس بات کا یقین نہ تہا کہ مین واسطے تلقین کے منتخب کیا گیا ہون کیونکہ اکثر اہل قریش آپ پر ہنستے تہے اسی دبدہ مین آپ اوسی درہ کوہ مین تشریف لئے گئے اور حالات گذشتہ پر غور فرمانے لگے۔

اوسیوقت حضرت جبرائیل آئے اور حضرت سے یون ہمکلام ہوے:۔

یاایہا المدثر ۝ قم فانذر ۝ وربک فکبر ۝ وثیابک فطہر ۝ والرجز فاہجر ۝ ولا تمنن تستکثر ۝ ولربک فاصبر ۝ فاذا نقر فی الناقور ۝ فذلک یومئذ یوم عسیر ۝ علی الکفرین غیر یسیر[۲]

اب آن حضرت صلعم کو یقین کامل ہوگیا کہ مین خداوند تعالی کے فرشتہ سے گفتگو کرتا ہون اور مین واسطے تلقین کے پیدا کیا گیا ہون اور اللہ تعالی مجہکو سکہائیگا جو مجہے تلقین کرنا چاہئے اب آپکے کل شکوک رفع ہوگئے اور آپنے اسطرح فرمایا:۔[۳]

والضحی ۝ والیل اذا سجی ۝ ما ودعک ربک وما قلی ۝ وللاخرۃ خیر لک من الاولی ۝ ولسوف یعطیک ربک فترضی ۝ الم یجدک یتیما فاوی ۝ ووجدک ضالا فہدی ۝ ووجدک عائلا فاغنی ۝ فاما الیتیم فلا تقہر ۝ واما السائل فلا تنہر ۝ واما بنعمۃ ربک فحدث[۴]

---

[۱] روضۃ الصفا جلد ۲ صفحہ ۱۴ - مصنفہ ابن ہشام اس حادثہ کی چندہی روز بعد ورقہ نے انتقال کیا۔

[۲] سورۃ ۷۴ - المدثر۔

[۳] دی ٹیچنگ آف اسلام صفحہ ۵ مصنفہ مسٹر گمین۔

[۴] سورۃ ۹۳ والضحی۔

آن حضرت صلعم اپنے در دولت پر تشریف لائے اور اظہار دین حق شروع کردیا۔ آپکی زوجہ
مطہرہ آپکے بھتیجے حضرت علی کرم اللہ وجہ اور چند اور لوگ آپکے قبیلہ کے آپ پر ایمان لائے
لیکن آپکے عزیز آپکے دعوے کو باطل خیال کرتے رہے یہہ آپکی سچائی کی بڑی صداقت
کی بات ہے کہ اول ہی اول جو مشرف باسلام ہوئے وہ آپکے دوست قلبی تہے یا عزیز
قریب تہے جو آنحضرت صلعم کی طرز معاشرت سے پورے طور سے واقف ہونگے اور جنسے
آپ کا کوئی راز پوشیدہ نہ ہوگا وہ اون اختلافات کو بہ آسانی معلوم کرسکتے تھے جو دغاباز
مکارون کے دلمین پڑے ہوئے تھے۔

آیندہ چند سال آنحضرت صلعم کے اور اونکے اصحاب کے بڑے جہگڑے اور تکلیفون مین گذری
ایکمرتبہ آپکے مخالفین نے آپسے کہا کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز رہین تو ہم آپکو زر کثیر دین اور
اپنا سرگروہ بنائین مگر آنحضرت صلعم نے اونکو قران مجید کی سورۃ اسم دین پڑھ کر سنائی جسکے
ایک آیت اسجگہ لکھی جاتی ہے۔ واما ینزغنک من الشیطن نزغ فاستعذ باللہ انہ ہو السمیع العلیم ہ
اسپر اونہون آپسے معجزہ طلب کیا آپنے فرمایا کہ "مین واسطے اظہار دین حق کے بہیجا گیا
ہون نہ واسطے اظہار معجزہ تم مین سے کوئی شخص ایسا ہے جو مثل قران مجید کی ایک
سورۃ کے بہی عمدہ اور فصیح سورۃ لکھہ سکے"۔

یہہ بات کبہی ثابت نہین ہوئی کہ آنحضرت صلعم نے کوئی شعبدہ یا جہوٹا معجزہ بغرض فریبی
بہت کچھ کیا ہو بلکہ برخلاف اسکے آنحضرت صلعم الہام ربی اور اپنی صداقت اور فصاحت پر
بہروسہ کرکے اپنے ارادون کی تکمیل مین کوشش کرتے رہے اور حریف آپکے ملفوظ کو
غلط فہمی پر محمول کرتے رہی۔

حضرت رسول خدا احمد محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ اپنے اصحابون کے مکہ معظمہ مین

کوہ صفا اور کوہ قبیس پر وعظ فرماتے رہے حتی کہ حریفون نے بزور بازو آپکو وعظ کرنے
سے باز رکھنا چاہا جب حریفون نے حد سے زیادہ سر اوٹھایا تو آنحضرت کی بھی رگ
ہاشمی جوشن زن ہوئی اور آپ کے چچا صاحب نے آپکو فہمایش کے جھگڑے کو زیادہ
بڑھاؤ مگر اپنے جواب دیا "اگر یہہ لوگ میرے مقابلہ کیواسطے سورج کو میرے دست
راست کیطرف اور چاند کو دست چپ کی طرف رکھدین تو بھی مین اپنے ارادون سے
باز نہ آون گا[۱]"

جب حریفون کی ایذا رسانی حد سے زیادہ بڑھگئی تو آن حضرت صلعم نے اپنے اصحاب
سے فرمایا کہ مدینہ منورہ مین بہت اہل اسلام ہین وہان چل رہنا مناسب ہی بہت سے
اہل اسلام نے اس رائے کو پسند کیا اور فوراً مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے لیکن آنحضرت
صلعم رہگئے اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی وحدانیت کا وعظ فرماتے رہے آخرکار
حریفون نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا اور چند بدمعاش آپکو بستر استراحت پر قتل
کرنیکیواسطے روانہ ہوئے کہ حضرت جبرائیل نے فوراً آپ کو اس راز سے مطلع کیا اور آپ
مدینہ منورہ کو ہجرت کرنیکا ارادہ کرکے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے مکان پر تشریف لیگئے۔ جسوقت وہ بدمعاش آپکے در دولت پر پہنچے تو اونکو معلوم
ہوا کہ پیغمبر خدا بستر استراحت پر سبز چادر اوڑھے ہوئے آرام فرمارہے ہین وہ یہہ صلاح
کرنے لگے کہ آپ کو سوتے مین شہید کرنا چاہئے یا جب بیدار ہوکر باہر تشریف لاوین
آخرالامر ان حریفون نے پلنگ پر حملہ کیا اور پلنگ پر سے حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
اوٹھہ بیٹھے تب بدمعاشون نے متعجب ہوکر دریافت کیا کہ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان ہین"

---

[۱] اسلام - اش جینیل اینڈ مشن - مصنفہ مسٹر لیک۔

حضرت علیؓ نے بڑی دلیری سے جواب دیا کہ "مین اونکا نگہبان نہین مجھے نہین معلوم کہ وہ کہان ہین" اور یہہ کہکر روانہ ہوگئے کسی متنفس کو بہی جرات نہوئی کہ اونکو ایذا پہنچاتا۔

اور آنحضرت صلعم معہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی تاریکی شب کو غنیمت سمجہکر اوسیوقت مکہ معظمہ سے روانہ ہوکر درہ ظاہر مین اقامت گزین ہوئے۔ جب قبیلہ قریش کے بت پرستون کو آپکی ہجرت کا حال معلوم ہوا تو اونکو سخت صدمہ ہوا اور جا بجا سوار انکی تلاش مین روانہ کئے اور اشتہار دیا کہ جو شخص آنحضرت صلعم کو قتل کریگا اسقدر انعام پاویگا"[1]

یہہ دونون جون ہی درہ کوہ مین داخل ہوئے تہے کہ سواران جاسوس کی آہٹ معلوم ہوئی حضرت ابوبکر صدیقؓ اگرچہ بہادر تہے مگر اسوقت سراسیمہ ہوکر کہنے لگے کہ "حریف زیادہ مین اور ہم صرف دو آدمی ہین۔

آنحضرت صلعم نے جواب دیا کہ "نہین ہم ہی تین ہین ایک ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے جو ہمارا حافظ حقیقی ہے"[1]

تین روز تک اپ اوس درہ مین رہکر چوتہے روز طرف مدینہ منورہ کے روانہ ہوئے جب قریب مدینہ منورہ کے پہنچے تو باشندگان شہر نے آپکا مثل فاتح کے استقبال کیا۔

مدینہ منورہ مین داخل ہونے سے قبل آپنے قصبہ قبہ مین بغرض اطمینان اس امر کے قیام کیا کہ آیا میری سکونت مدینہ سے اہل شہر خوش ہونگے یا ناراض اور جب آپکو اطمینان ہوگیا کہ وہ بہر صورت میری یہان کی سکونت پسند کرتے ہین تو آپنے جمعہ آیندہ کو

[1] سوانح عمری حضرت پیغمبر خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مصنفہ مسٹر ارونگ۔

[2] سو اونٹون کی قیمت انعام مقرر تہی۔ ابن خاتم صفحہ ۳۲۰ وابن اطہر جلد ۲ صفحہ ۱۰

کو نہیں کیا اسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہ جنکو اہل مکہ نے بہت تنگ کر رکھا تھا آپکے پاس
پہنچکر شریک سفر ہوے۔ صبح آنحضرت صلعم اپنی اونٹنی پر سوار ہوے اور حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپکے پیچھے بیٹھے ایک گروہ آدمیون کا آپکے ہمراہ تھا ایک
سردار معہ ستر سوارون کے آپکے جلوس مین موجود تھا اور ایک کہجور کا چتر آپکے فرق مبارک
پر سایہ کئی ہوے تھا ایک شخص نے اپنا سبز عمامہ نیزہ پر باندہکر جھنڈا بنایا آپ اس
شان و شوکت سے داخل مدینہ منورہ ہوئے[1]"

یہہ بات قابل لحاظ ہے کہ مورخان اہل اسلام آنحضرت صلعم کی ہجرت سے سنہ ہجری
شمار کرتے ہین جسطرح عیسائی حضرت عیسی علیہ السلام کی تاریخ تولد سے سنہ عیسوی
شمار کرتے ہین[2]"

بمقابلہ مکہ معظمہ کے یہان آنحضرت صلعم کی حالت بہت بدل گئی جسطرح وہانکے باشندے
آپسے نفرت کرتے تھے اوسیطرح ساکنان مدینہ آپ پر دل و جان سے قربان تھے۔
کسی شاہنشاہ زرین کلاہ کی آجتک رعایا نے ایسی فرمانبرداری نہین کی جیسے کہ آنحضرت
صلعم خرقہ پوش کی کئے گئے[3]" باوجود اسکے آنحضرت صلعم کا مزاج ویسا ہی سادہ اور
حلیم رہا۔

وفات سے دو یوم قبل آپ مسجد مین تشریف لیگئے اور سبکو جمع کرکے آپنے فرمایا کہ مینے

---

[1] اسیوجہ سے اہل اسلام کے جھنڈے کا رنگ سبز ہوتا ہے۔

[2] آنحضرت صلعم کی وفات کے چھہ سال بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنہ ہجری قایم کیا۔ سال عربی
قمری ہے اور یکم محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے۔ (کریشین کے تواریخ عرب)۔

[3] ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ مصنفہ مسٹر کارلائل۔

مینے تم مین سے کسی کی کوئی خطا تو نہین کی ؟ اگر کی ہو تو وہ بدلہ لیلے اسپر کسی نے جواب
ندیا تب آپنے فرمایا کہ کسیکا کچھ مجہپر چاہیتا تو نہین اوسوقت ایک شخص نے کہا کہ "ان
میرے تین درہم آپ پر آتے ہین" آپنے اوسیوقت دیدینے کا حکم فرمایا اور ارشاد کیا کہ
آپکی شرمندگی یوم الحساب کی شرمندگی سے بہتر ہے"

بوجہہ وقت گنجایش کی ہم اس موقعہ پر آنحضرت صلعم کی زیادہ حالات لکہنا مناسب نہ سمجہکر
صرف یہہ کہنا کافی سمجہتے ہین کہ اس تنے چند خاصان خدا نے رفتہ رفتہ اسقدر ترقی کی کہ کل عرب
خدائے برحق کی بندگی کرنے لگا - جب آنحضرت صلعم کو معلوم ہوا کہ مین عنقریب اس
دنیا کو چھوڑنے والا ہون آپنے اپنے بقیہ ایام خداوندکریم کی عبادت اور ثنا مین صرف
کئے - اور آخر وقت مین آپنے یہہ الفاظ زبان مبارک سے فرمائے "اے خدا مجہپر موت
کی تکلیفین آسان کر اور تو اپنے بندہ کے پاس آ" آپکی زوجہ مطہرہ آپ کے پاس بیٹھے
ہوئی دعا مانگ رہی تہین اوسوقت آپنے فرمایا "اے خدائے پاک اپنے بندہ کے
گناہ بخش اور اوسکو اپنے پاس عالم بالا پر بلالے .... ہمیشہ جبت ....
معاف کر .... ہان .... مین آتا ہون .... متبرکون کی صحبت عالم بالا مین"
اور یہہ فرماکر آپ عالم علوی کو تشریف لیگئے ۸ جون ۶۳۲ع یوم دوشنبہ مطابق ۱۱ھ کو
آپکی روح مبارک خدائے پاک کے پاس پہنچگئی -

اسطرح سے ایک شخص جو تواریخ دنیا مین منتخب شاعر نبی - اور واضع قوانین اور بانی مذہب
وسلطنت تھے اس دنیائے ناپائدار سے تشریف لیگئے -

مسٹر اوڈ کی ہسٹری آف دی ڈکلائن اینڈ فال آف دی رومن ایمپائر سلطنت رومانیہ کی ترقی و تنزل کی تواریخ مصنفہ مسٹر گبن
۵۲ دی سسیر سنیہ مصنفہ مسٹر گبین -

اکثر عیسائیون سنے آنحضرت صلعم کی سوانح عمری لکہی ہین جنپر تعصب کا حاشیہ چڑہایا
ہے اور اس بات کا "سلیم الطبع اور حلیم مزاج عیسیٰ علیہ السلام کے پیرو مین ہونا تعجبات
سے ہی۔ زمانہ حال کے بعض مصنفین سنے اون الزامات کو ناقابل تحریر تصور کرکے آپکی
بڑائیان اور آپ کے کلام کی بزرگی تحریر کی ہے مثلاً مسٹر جیون ڈیون پورٹ
اپنی کتاب موسومہ "محمد اینڈ قرآن"[1] مین یون تحریر کرتا ہے "تواریخ صحیح کے دیکھنے سے
آنحضرت صلعم کی وہ نیکیان ظاہر ہوتی ہین کہ بمقابلہ جنکے مریسی پریڈو فریڈ
رک شلیگل وغیرہ کی تعصبانہ تحریر کچہہ بہی وقعت نہین رکہتے"
ٹامس کارلل کی راے آن حضرت صلعم کی بابت اسقدر عمدہ ہی کہ ہمکو اس موقع پر اوسکا درج
کتاب ہذا کرنا بہت ہی مناسب معلوم ہوتا ہے "یہہ دقیق رس پوست ایک ویرانہ کارہنے
والا تہا مگر اوسکے سیاہ آنکہین اور روح پاک خواہش نفسانی کی طرف راغب نہوئی
تہین بلکہ اونکا مقصد ہی کچہہ اور تہا وہ ایک سنجیدہ آدمی تہا گویا کہ خداوند کریم نے اسکو
صدہا ئی قلب عطا کی تہی جسطرح اور لوگ قواعد سابقہ یا ضرب المثل پر عمل کرتے یہہ اونپر
عمل نہ کرتے تہے بلکہ آپ بذاتہ اوسوقت مین اپنی راے پر قائم تہے کہ جب ہر چہار طرف
سے مخالفین سنے نرغہ کر رکہا تہا اور وہ یہی فرماتے تہے "مین موجود ہون" یہہ مستقل
مزاجی بیشک منجانب اللہ تہی اور بیشک ایسے شخص کا کلام خاص کلام ربانی تہا ہر اک شخص کو
آپ کے کلام کو بگوش ہوش سننا چاہیے اس کلام کے مقابل مین اور سب کلام بادہوائی
ہین۔ آپکے دل مین زمانہ سیاحی اور حج مین صدہا خیالات گذرتے تہے کہ مین کیا ہون؟
یہہ چیز جسکا نام دنیا ہے عبر کیا ہے؟ زندگی کیا چیز ہے؟ موت کیا ہے؟ مجہے کس پر عقیدہ لانا

[1] جے ڈیوی اینڈ سنز نے اسکو بمقام ۱۷۳ لونگ ایکر لندن مین شایع کیا (نوٹ صفحہ ۴۳)

چاہئے ؟ مجھے کیا کرچاہئے ؟ اسکا جواب نہ تو کوہ حرہ سے دیا گیا نہ کوہ سنائی سے اور نہ ریگستان سے اور نہ وسیع سیتارون دار اسمان سنے اسکا جواب دیا۔ اور کون جواب دے سکتا تھا مگر اوس انسان روح جسکو ہدایت منجانب اللہ ہو"!۔

اب ہم وہ مسایل واٗین اسلام مختصراً بیان کرینگے جسکا بیشتر ذکر نہین ہوا۔

یہہ ہمکو معلوم ہوگیا اسلام کا اصل اصول خدا کو واحد جاننا اور ہراک قسم کی بت پرستی سے نفرت کرنا ہی ہمنے چہہ مشہور و معروف نبیون کا بہی ذکر کیاہے علاوہ ان چہہ نبیون کے اور بہت سے نبی مثل حضرت داؤد علیہ السلام۔ حضرت سلیمان علیہ السلام۔ حضرت ایوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت ذکریہ علیہ السلام حضرت یحیٰی علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام وغیرہ کے گذرے ہین[1]۔

دوسرا اصول مذہب اسلام کا فرشتون کے وجود کا اقرار کرنا ہے جو علی قدر مراتب تابع فرمان خداوند کریم ہین مثلاً بعض عرش معلی کے اردگرد تسبیح وتہلیل مین مشغول رہتے ہین بعض یاد خدا کرتے ہین اور بعض جنمین سے بردارین جو احکامات خداوند تعالی لیجاتے ہین منجملہ جنکے ، ، چار فرشتہ سب سے اعلی مرتبہ کے ہین حضرت جبرائیل علیہ السلام حامل وحی ۔ حضرت میکائیل علیہ السلام غازی السلام ۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام ملک الموت اور حضرت اسرافیل علیہ السلام جو یوم النشور کو تو رپہو نکینگے ادنی قسم کے فرشتہ موکیت کہلاتے ہین منجملہ جنکے دو ہراک انسان کے داہنے بائین اوسکے اعمال لکہنے کے واسطے مقرر ہین یہہ فرشتہ شام کیوقت ہراک

---

[1] قران مجید کی سورۃ ۶ مین حضرت داؤد حضرت سلیمان حضرت یعقوب وغیرہ کا اور سورۃ ۱۹ مین حضرت اسمٰعیل وحضرت ادریس کا اور سورۃ ۲۳ مین حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر ہے۔

دن اپنی اپنی تحریرین لیکر آسمان پر چڑھجاتے ہین اور دوسرے دن اوسی قسم کے دو اور فرشتے ہر انسان کے پاس آجاتے ہین روایت ہے کہ دائین طرف کا فرشتہ ہر ایک کام کو دس گنا کرکے لکھہ لیتا ہے اور اگر اس ہستی فانی یعنی انسان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہی رحیم فرشتہ بائین طرف والے سے کہتا ہے کہ اس گناہ کے لکھنے مین سات گھنٹے توقف کر شاید یہ آدمی توبہ کرے اور اسکا یہ گناہ معاف ہوجاے۔

اسلام کا تیسرا عقیدہ یہ ہے کہ الہامی مقدس کتابون پر ایمان لاؤ اور خاص کرکے اخیر الہامی کتاب پر جسکا نام نامی قرآن مجید ہے۔

یہ لفظ قرآن فعل قرا سے مشتق ہے جسکے لغوی معنے عربی مین پڑھنا ہین یا یون کہو کہ جو چیز پڑھنے کے قابل ہو۔ بڑے بڑے غیر مساوی حصے قرآن کے ایکسو چودہ ۱۱۴ ہین جنکو سورتین کہتے ہین اور وہ بجاے باب یا فصل کے ہین۔ ہر سورۃ کے بھی چھوٹے چھوٹے غیر مساوی حصے ہین جو آیات کہلاتے ہین۔ ان سورتون کے نام جدا جدا ہین کبھی تو مضمون کے بموجب سورۃ کا نام ہوتا ہے کبھی جس کا ذکر جس سورۃ مین ہوتا ہے اوسی کے نام سے وہ موسوم ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سورۃ کا لفظ اول ہی اوسکا نام ہوگیا ہے۔

نام کے بعد ہر سورۃ کے شروع مین سواے سورۃ نہم کے ایک سنجیدہ آیت ہی جسکا نام بسم اللہ ہے اور اوسکا ترجمہ یہ ہے کہ شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بڑے رحم والا ہے۔

تمام دنیا مانتی ہے کہ قرآن کی زبان از بس فصیح اور نہایت پاکیزہ ہے لاکلام وہ عربی زبان کی اول درجہ کی کتاب ہے۔ عبارت بالعموم خوبصورت اور سادہ مین آمدہ ہے خصوصا ان مقامات پر جہان ابلاغ نبوت مقصود ہے اس کتاب کے بہت سے حصہ مین تو خدا کے

کاموں اور اگلے نبیوں کی باتوں کا تاریخی بیان ہے - باقی کتاب میں ضروری مسایل اور ہدایتیں ہیں اور جابجا اخلاقی و عرفانی کمالات حاصل کرنیکے واسطے نصایح موجود ہیں اور سب میں شہ بکے یہ بات ہی کہ سچے اور واحد خدا کی عظمت اور پرستش کرنے اور اوسی کی مرضی پر شاکر رہنے کی تاکید ہے[ا]

قرآن مجید جو اپنے الہامی ہونیکا دعوے کرتا ہے اِس سے قطع نظر کرلو اور اوسکو صرف عالمانہ نظر سے دیکھو تو بھی وہ مشرق کی اعلیٰ درجہ کی شاعرانہ کتاب ہے - بہت سا قرآن نثرِ مقفیٰ ہے کیونکہ قدیم الایام سے اس قسم کی عبارت کا مذاق ایشیا پر چھایا ہوا ہے - اوسمین شاندار اور آنکھوں مین سمان کھینچ دینے والی اور نہایت واضح تشبیہین بکثرت ہین - اِمرسن نے اپنی تصانیف مین جابجا قرآن کا ذکر بڑی عزت کے ساتھ کیا ہی اور گوتھی کی راے ہے کہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ پڑھنے والے کو پہلے تو اوسکے دعیبے پن سے نفرت ہوگی اور جب آگے بڑھیگا تو اوسکی خوبیوں کی طرف متوجہ ہوگا اور آخرش اوسکی بہت سی خوبصورتیوں پر خواہ مخواہ فریفتہ ہو جائیگا اور کارلائل کہتا ہے کہ جب تم ایک دفعہ اچھی طرح سے قرآن کو پڑھ لوگے تو اصلی صورت اوسکی خود بخود تمکو نظر آنے لگے گی اور یہ خوبی اوسمین ایسی ہے کہ عالمانہ تصانیف مین نہین آسکتی - جو کتاب دل سے نکلی ہوگی وہی دلون مین سرایت کریگی اوسکے آگے مصنفین کے تمام صنایع بدایع ہیچ ہین - اصلی خوبی قرآن کی اوسکا جیون کا تیون ہونا ہے جیسی یہ کتاب صاحب کتاب کے منہ سے نکلی تھی وہی ہے - قرآن کے تمام مطالب بلا تصنع ہین اسیکو مین کتاب کی خوبی جانتا ہون اور صرف یہی خوبی کتاب کے لئے کافی ہے اور اوسی ایک خوبی سے سب قسم کی خوبیان

[ا] سیل کے ترجمہ قرآن کی تمہید دیکھو -

پیدا ہوسکتی ہین[1]

سر ولیم میور اس مقدس کتاب کے باب مین یون کہتے ہین کہ اوس احکم الحاکمین یعنے ذات باری کے وجود ثابت کرنیکے لئے اور انسان کو مطیع و شکرگذار بنانیکو اوسکی بادشاہت کا دعوے قایم کرنیکی غرض سے قرآن مین دلایل بھرے پڑے ہین جنکو اوسکی شان رزاقی اور قدرت سے مستخرج کیا ہے۔ آنیوالی دنیا مین برائی و بھلائی کا عوض ملیگا اور نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی ضرورت اور مخلوق کی خوشی اور غرض یہی ہے کہ خالق کی اطاعت اور پرستش کرے اور اسی قسم کے اور مضامین قرآن مین خوبصورتی اور زور شور سے بیان ہوے ہین اور اوسکی زبان مین حقیقی شاعری بکثرت ہے۔ اسیطرح سے روز حشر کا عقل کے موافق ہونا بہت سے قوی خیالات کے ذریعے سے سکہایا گیا ہے اور خاص کرکے اوس تشبیہ کے ساتھ جو جنوبی ممالک مین محض دل پر نقش ہوجاتی ہے یعنے کہا گیا ہے کہ دیکھو ہمنے اس زمین کو جو مدت سے خشک اور مردہ تھی یکایک آسمان سے وہوان دار مینہہ برساکے کسطرح زندہ کردیا ہے پھر ہمکو آدمی کو مارکے جلانا کیا مشکل ہے۔ واشنگٹن اِروِنگ نے اسی مضمون کے ذیل مین لکھا ہے کہ قرآن کے اصول خالص اعلیٰ اور مہربانی سے پُر ہین[2]

قرآن مجید کے احکامات اخلاقی اور مذہبی فرائض ہی پر محدود نہین ہین گبن کہتا ہے کہ بحر اٹلانٹک سے دریاے گنگا تک قرآن قانون کی اصل مانا گیا ہے صرف مذہب کا نہین بلکہ دیوانی اور فوجداری مقدمات بہی اوسی سے فیصل ہوتے ہین اور انسان کے افعال ان

---

[1] کارلائل کی کتاب ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ دیکھو۔

[2] سوانح عمری آنحضرت مصنفہ واشنگٹن اِروِنگ

مال کے معاملات خدا کی مرضی کی غیر مبتدل منظوری سے انتظام پاتے ہین یا یون کہو کہ قرآن مسلمانی دنیا کا عام مجموعہ قوانین ہے تمدنی دیوانی تجارتی فوجی انتظامی فوجداری تعزیری مذہبی قانون جو کچھ ہے وہ یہ ہے ہر بات کا انتظام اوس سے ہوتا ہے رسومات مذہبی سے لگا کے روزمرہ کے کامون تک روح کی نجات سے لیکر جسم کی صحت تک عام جماعت انسانی کے حقوق سے ہر فرد بشر کے حق تک ایک آدمی کے نفع سے سوسائٹی کے فائدہ تک اخلاقی معاملات سے لیکر جرم تک اس دنیا کی سزا سے لگا کے آخرت کی جزا و سزا تک جو کچھ ہوتا ہے اوسکا انتظام قرآن کر دیتا ہے[1] مسلمانی قانون نے بادشاہ سے لگا کے فقیر تک سبکو اپنے قبضہ مین کر لیا ہے ایسا عقلمندانہ عالمانہ روشن ضمیرانہ قانون آج تک دنیا مین پیدا ہی نہین ہوا[2] - اسلئے قوانین عیسائی بائبل سے محض مختلف ہے جسکی نسبت کا مصنف[3] کہتا ہے کہ بائبل مین بالکل قواعد ہی نہین ہین اوسمین خصوصاً قصص بیانات اعلی درجہ کے تذکرے عابدانہ جوشش و خروش اور نہایت صحیح اخلاق مذکور ہین اور اونمین موثر منطقی علاقہ کے ساتھ آپس مین ملایا بھی نہین ہے - آنحضرت نے اسلام مین پادری مقرر نہین فرمائے ہین کیونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ ملکی معاملات مین یہ لوگ بڑا نقصان پونہچائینگے اسلئے آپ نے اس فرقہ کو اپنے مذہب مین رکہا ہی نہین بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ ہر شخص اپنے پاس ایک جلد قرآن کی رکہے اور اپنا پادری یا مولوی خود ہی بنجاے -

پس اسلام مین مولوی یا پادری کوئی عہدہ نہین ہے - علما سے قانون ہی مذہبی عالم سمجھے جاتے ہین کیونکہ قرآن ایک قانون ہے علما کا کوئی حصہ ملکی آمدنی مین نہین ہے

[1] محمد و قرآن مصنفہ ڈیونپورٹ [2] الزامات اور ان ہیٹنگز مصنفہ ایڈمنڈبرک [3] علم عملی مصنف کے علاقہ مضمون

:مسلمانی چرچ کی کوئی خاص جائداد مقرر ہے اونکا عہدہ پادریانہ نہین بلکہ ملکی ہے۔

قرآن تعلیم دیتا ہے کہ سب انسان خدا کی نظر مین برابر ہین اے آدمیو ہمنے تمہین نر اور مادہ پیدا کیا ہے اور ہمنے تمہارے گروہ اور قوم بنا دئے ہین تاکہ تم ایک دوسرے کی خبر رکھو۔ تحقیق خدا کی نظر مین سب سے زیادہ عزت والا وہ آدمی ہے جسے خدا کا خوف سب سے زیادہ ہے۔ تحقیق خدا علیم و دانا ہے[۵۱]۔ اگر خدا چاہتا تو تمکو یقیناً ایک ہی گروہ کر دیتا مگر وہ تمہارا انصاف اوسکے بموجب کریگا جو اوسنے ہر ایک کو دیا ہے۔ نیک کامون کی حرص کرو۔ تم سب کو خدا ہی پاس پھر جانا ہے[۵۲]۔

۱- اسلام قوم اور رنگ کے فرق سے محض نابلد ہے اوسکے آگے کالے اور گورے رئیس اور پیادے اور حاکم اور محکوم سب بالکل برابر ہین یہ صرف منہ سے کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ عملدرآمد بھی یون ہی ہوتا ہے۔ جنگل مین یا مہمانون کمرے مین خیمہ ہو یا خوش نما مسجد ہو یا بازار ہو مسلمان باہم بلا فرق اور بلا کراہت ملتے ہین۔ پہلا موذن اسلام کا جو آنحضرت کا عاشق زار اور معزز مرید تھا حبشی غلام ہے[۵۳]۔

اسکے بیان کرنیکی تو کچھہ ضرورت ہی نہین ہے کہ حشر و نشر اور انصاف قیامت کے باب مین اسلام کا عقیدہ کیا ہے۔ جو عام عیسائی مذہب سے واقف ہیگا وہ خود بہشت جزا و سزا اور لوح محفوظ کے معنے سمجھ جائیگا۔

سب مومنین کو خیرات کی تاکید ہے جیسا کہ ذیل کی آیات سے ظاہر ہے۔

خدا کی اطاعت کرو اور کسی مخلوق کو اوسکا شریک نہ گردانو والدین اور رشتہ دارون اور یتیمون اور غریبون اور ہمسایہ ماں کے جایون سے اور ادن ہمسایون سے جو غریب الوطن ہین

---

۵۱ سورۃ ۴۹ ۵۲ سورۃ ۵ ۵۳ آنحضرت کی سوانح عمری اور تعلیمات مصنفہ سید امیر علی

اور مسافرون سے اور اون قیدیون سے جنکا تمہارے داہنے ہاتہ نے تمہین مالک بنادیا ہے بمحبت پیش آو کیونکہ خدا مغرور یا شیخی باز یا لالچی سے جو اور لوگون کو لالچی بنا سکتا ہے محبت نہین رکہتا اور اون لوگون کو پسند نہین کرتا جو اوس مال کو چہپاتے ہین جو خدانے اپنی بخشش سے اونہین دیا ہے یا جو لوگون کے دکہانیکے لئے خیرات کرتے ہین[1]۔

پہر ان آیات مین

پہلے کہانا غریبون اور یتیمون اور قیدیون کو کہلاؤ اور یون کہو کہ ہم صرف خدا ہی کی خاطر سے تمہین کہلاتے ہین نہ ہم اسکا تم سے کچہ بدلا چاہتے ہین نہ شکرانہ۔ اسکا خدا تمہین اجر دیگا[2]۔

ہم دیکہہ چکے کہ خیرات کی نہایت تاکید ہے اور ذیل کی دو آیتون مین بہی دیکہہ لو۔

اسے محمدؐ لوگ تجہہ سے پوچہینگے کہ ہم کیا خیرات کرین
اونہین جواب دینا کہ جو کچہ تم دے سکو[3]

اور پہر یہ حکم ہے

جو اپنا مال خیرات مین دیتا ہے اور جو اپنے مال کو عوض کی غرض سے نہین دیتا بلکہ خدائے عزوجل کی خاطر سے دیتا ہے وہ قیامت کے دن اپنے انعام سے نہال ہو جائیگا[4]۔

قرآن کی تہذیب اور اخلاق دونون اعلیٰ ترین درجہ کے ہین۔

بدگوئی کی سخت ممانعت ہے

---

[1] سورۃ ۴ [2] سورۃ ۷۶ [3] سورۃ ۲ [4] سورۃ ۹۲

بر سر عام کسی کی بدگوئی کرنا خدا کو پسند نہین ہے[۱]

اے مومنو دوسرے کی نسبت شبہہ رکھنے سے خبردار رہو کیونکہ بعض شبہے گناہ کے درجہ پر پونہچ جاتے ہین - دوسرونکے عیب کھود کھود کے نہ پوچھا کرو اور نہ کسی کو کسی کی غیبت کرنے دو[۲]

قرآن مین رشک و حسد کی بہی ممانعت ہے

اوس چیز کا حسد نہ کرو جو خدا نے بعضون کو تم سے مرجح سمجھکے عطا کی ہے[۳]

اسلام مین عزت اناث کی تعلیم بہی موجود ہے

دنیا کے کسی مجموعہ قوانین مین ماؤن کی عزت کرنیکی اتنی تاکید نہین ہے جتنی قانون مسلمانان مین ہے - قرآن کا حکم یہ ہے کہ

خدا سے ڈرو جسکے نام کی تم دوسرونکو قسم دیتے ہو اور اپنی ماؤن کی عزت کرو کیونکہ خدا تمہارا نگران ہے

جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ بہشت کہان ہے اور وہ کیسے مل سکتی ہے تو ارشاد ہوا - زیر قدم والدہ فردوس برین ہے

ناظرین یہ تصور نہ فرمائین کہ ایسی باتین مسلمانونمین صرف کہنے ہی کے لئے ہین یا ایسی ہین جیسی کہ بازاری غپتین ہوا کرتی ہین - جسکا جی چاہے اب بہی قسطنطنیہ - قاہرہ - اور اسکندریہ اور دوسرے مقامات مین جاکے دیکہلے کہ اتوار کے دن سرو قد جوان مسلمان اپنی لولی لنگڑی اپاہج ماؤن کو پیٹہہ پر چڑہائے ہوئے گرجے جاتے ہونگے اور نماز کے ختم ہونے تک گرجون کے باہر کہڑے رہینگے تاکہ اونکو پہر اپنے گہر لے آئین

---

[۱] سورۃ ۴ [۲] سورۃ ۴۹ [۳] سورۃ ۴

صرف والدہ ہی کی عزت کی تاکید نہین ہے بلکہ سب عورتون سے انصاف اور مہربانی کے ساتھ پیش آنیکی درخواست ہے

قرآن کہتا ہے کہ آدمی کی روح جبلت ہی سے حرص وہوا کی طرف مائل ہے لیکن تم عورتون پر مہربانی کرو اونہین تکلیف پونہچانے سے ڈرو تو خدا سب جانتا ہے جو کچہ تم کرتے ہو۔ اپنی بیوی سے نفرت کے ساتہ پہر نہ جاؤ نہ اوسے لاپروائی کے ساتہ ادہر لٹکتا چہوڑ دو اگر تم مین موافقت ہو جاے اور اپنی بیویون سے سخت کلامی کرنے سے ڈرو تو خدا مہربان اور رحیم ہے لیکن اگر اونمین جدائی ہو جاے تو خدا دونون کو اپنی فیاض بخشش سے خوشحال کر دیگا[۵۲]

مردون کو اوس مال سے حصہ ملنا چاہئے جو کچہہ اونکے والدین یا رشتہ دار مرنے کے بعد چہوڑ جائین اور اسی طرح سے عورتون کو اونکے والدین اور رشتہ دارونکے ترکہ سے حصہ ملنا چاہئے خواہ وہ تہوڑا ہو یا بہت ایک معین حصہ اونکا حق ہے[۵۳]

اسلام کی سوسائٹی دنیا مین سب سے زیادہ معتدل ہے کیونکہ قرآن مین۔ شراب خواری اور قماربازی دونوں منع ہین

لوگ تجہہ سے شراب اور قرعہ اندازی کی بابت پوچہینگے جواب دینا کہ یہ دونون گناہ ہین[۵۴]۔ اور نیز یہ آیات بہی اسی باب مین ہین اے ایمان والو شراب قرعہ اندازی اور بت پرستی اور فال گوئی کے تیر یقینا ملعون شیطانی کام ہین اسلئے اون سے بچو تاکہ تم سرسبز ہو۔ شیطان فکر مین ہے کہ نفاق اور نفرت کا بیج تم مین شراب اور قماربازی کے ذریعہ سے بوئے اور تمہین اسکے وسیلہ سے خدا کی یاد اور نماز سے

[۵۲] سورۃ ۴ [۵۳] سورۃ ۴ [۵۴] سورۃ ۲

باز رکھے اسلئے کیا تم ان چیزون سے پرہیز نہ کروگے[1]

چوتھی سورۃ کی ۷۱ آیت مین زنا اور ہر قسم کی زیادتیون کی ممانعت ہی اور اوسی سورۃ کی ۱۷ و ۱۹ آیت مین حرص اور غرور سے روکا ہے اور ۳۳ آیت مین رشک و حسد کی برائی ہے اور آیت ۳۶ مین ریا کی مذمت ہے اور سورہ ہا ہے ۱۰۱ و ۱۰۲ مین دنیوی فائدون کی حرص سے باز رکہا ہی

تیسین سورۃ مین سود خوری رشوت ستانی اور ہر قسم کی زیادہ ستانیون پر لعن طعن کی ہے[2] - جو کچھہ تم دنیوی دولت کے بڑہانیکے لئے بطور رشوت کے دوگے یا بطور زیادہ ستانی کے لوگے یا سود کہاؤگے یا ناجائز نفع پر نظر رکہوگے تو خدا اوسمین کبھی برکت نہ دیگا بلکہ جو کچھہ تم خدا کی راہ مین خیرات کروگے اوسکا دوگنا عوض ملیگا

سود خوار لوگ قیامت کے دن شیطانی گروہ کے ساتھہ اوٹھینگے اور یہ اسلئے ہوگا کہ وہ لوگ کہتے ہین کہ تجارت بہی سود خوری ہے تاہم خدا نے تجارت کی اجازت دی ہے اور سود خوری منع کی ہے - اسلئے وہ شخص جسکے پاس خدا کی کوئی نصیحت پہنچتی ہے آئندہ سود سے پرہیز کریگا اوسکے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جائینگے اور اوسکا معاملہ خدا کے ہاتھہ ہے - لیکن جو کوئی پہر سود خوری کرنے لگیگا وہ دوزخ مین جائیگا اور وہین ہمیشہ رہیگا - خدا اپنی برکت کو سود سے اوٹہالیگا اور خیرات کو ترقی دیگا کیونکہ خدا کافر اور بدکار سے محبت نہین رکھتا - لیکن وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہین اور ٹھیک کام کرتے ہین اور نماز کے معین اوقات کا لحاظ رکھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین وہ خدا سے بدلا پاوینگے اونہین کچھہ خوف نہوگا نہ وہ پچھتاوینگے - اے سچے ایمان والو خدا سے ڈرو اگر

[1] سورۃ ۵ [2] تیسوین سورۃ آیت ۳۸

صرف والدہ ہی کی عزت کی تاکید نہین ہے بلکہ سب عورتون سے انصاف
اور مہربانی کے ساتھ پیش آنیکی درخواست ہے

قرآن کہتا ہے کہ آدمی کی روح جبلت ہی سے حرص وہوا کی طرف مائل ہے
لیکن تم عورتون پر مہربانی کرو اونہین تکلیف پونہچانے سے ڈرو تو خدا خوب جانتا
ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اپنی بیوی سے نفرت کے ساتھ پھر نہ جاؤ نہ اوسے لاپرواہی
کے ساتھ ادہر لٹکتا چھوڑ دو اگر تم مین موافقت ہو جاے اور اپنی بیویون سے سخت
کلامی کرنے سے ڈرو تو خدا مہربان اور رحیم ہے لیکن اگر اونمین جدائی ہو جاے
تو خدا دونون کو اپنی مقدار بخشش سے خوشحال کر دیگا [۱۵۱]

مردون کو اوس مین سے حصہ ملنا چاہیئے جو کچھ اونکے والدین یا رشتہ دار
مرنے کے بعد چھوڑ جائین اور اسی طرح سے عورتون کو اونکے والدین اور رشتہ
دارونکے ترکہ سے حصہ ملنا چاہیئے خواہ وہ تھوڑا ہو یا بہت ایک معین حصہ اونکا حق ہے [۵۳]

اسلام کی سوسائٹی دنیا مین سب سے زیادہ معتدل ہے کیونکہ قرآن مین۔
شراب خواری اور قمار بازی ممنوع ہین

لوگ تجھ سے شراب اور قرعہ اندازی کی بابت پوچھینگے جواب دینا کہ یہ دونون
گناہ ہین [۵۳] - اور نیز یہ آیات بھی اسی باب مین ہین اے ایماندارو شراب قرعہ اندازی
اور بت پرستی اور فال گوئی کے تیر یقینا ملعون شیطانی کام ہین اسلئے اون سے
بچو تاکہ تم سرسبز ہو۔ شیطان فکر مین ہے کہ نفاق اور نفرت کا بیج تم مین شراب
اور قمار بازی کے ذریعہ سے بوئے اور تمہین اسکے وسیلہ سے خدا کی یاد اور نماز سے

۱۵۱ سورۃ ۴ ۔ ۵۳ سورۃ ۲

بازرکہے اسلئے کیا تم ان چیزون سے پرہیز نہ کروگے[1]

چوتہی سورۃ کی ۱۷ آیت مین زنا اور ہر قسم کی زیادتیون کی ممانعت ہی اور اوسی سورۃ کی ۱۷ و ۱۸ آیت مین حرص اور غرور سے روکا ہے اور ۳۳ آیت مین رشک و حسد کی برائی ہے اور آیت ۴۲ مین ریا کی مذمت ہے اور سورہا ہے ۱۰۹ و ۱۰۲ مین دنیوی فائدون کی حرص سے بازرکہا ہی

تیسوین سورۃ مین سود خوری رشوت ستانی اور او قسم کی زیادہ ستانیون پر سن طعن کی ہے[2] - جو کچہہ تم دنیوی دولت کے بڑہانیکے لئے بطور رشوت کے دوگے یا بطور زیادہ ستانی کے لوگے یا سود کہاؤگے یا ناجائز نفع پر نظر رکہوگے تو خدا اوسمین کبہی برکت نہ دیگا بلکہ جو کچہہ تم خدا کی راہ مین خیرات کروگے اوسکا دوگنا عوض ملیگا

سودخوار لوگ قیامت کے دن شیطانی گروہ کے ساتہہ اوٹہینگے اور یہ اسلئے ہوگا کہ وہ لوگ کہتے ہین کہ تجارت بہی سود خوری ہے تاہم خدا نے تجارت کی اجازت دی ہے اور سود خوری منع کی ہے - اسلئے وہ شخص جسکے پاس خدا کی کوئی نصیحت پہنچتی ہے آئندہ سود سے پرہیز کریگا اوسکے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جائینگے اور اوسکا معاملہ خدا کے ہاتہہ ہے - لیکن جو کوئی پہر سود خوری کرنے لگیگا وہ دوزخ مین جائیگا اور وہین ہمیشہ رہیگا - خدا اپنی برکت کو سود سے اوٹہالیگا اور خیرات کو ترقی دیگا کیونکہ خدا کافر اور بدکار سے محبت نہین رکہتا - لیکن وہ لوگ جو ایمان رکہتے ہین اور ٹہیک کام کرتے ہین اور نماز کے معین اوقات کا لحاظ رکہتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین وہ خدا سے بدلا پاوینگے اونہین کچہہ خوف نہوگا نہ وہ پچہتاوینگے - اسے سچے ایمان والو خدا سے ڈرو اگر

---

[1] سورۃ ۵ [2] تیسوین سورۃ آیت ۳۸

تمہارا اعتقاد سچا ہے تو جو کچھ سود مین سے تمہارا باقی رہگیا ہے اوسے معاف کر دو اگر تم ایسا
نہین کرتے تو اوس لڑائی کی خبر سنلو جو خدا اور اوسکے رسول نے تمہارے خلاف مین
ٹھان رکھی ہے تاہم اگر تم توبہ کرلوگے تو تمہارا اصل روپیہ تمہین ملجائیگا - تم دوسرونکے
ساتھ بدسلوکی سے نہ پیش آؤ تو تمہارے ساتھ بھی بدسلوکی نہوگی - اگر کوئی قرضدار
مصیبت مین ہو اور اس سبب سے قرضہ ادا نہ کرسکے تو قرضخواہ کو اوسوقت تک
صبر کرنا چاہئے جبکہ وہ آسانی سے دے سکے لیکن اگر تم اوسے بطور خیرات کے معاف
کرسکو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اگر تم سمجھو - اوس دن سے ڈرو جب تمہین خدا کے
سامنے جانا ہوگا پھر ہر روح کو اوسکی کمائی کا عوض ملیگا اور اون سے خلاف انصاف
کوئی سلوک نہ کیا جائیگا[1]-

اگرچہ سودخواری کی ایسی سخت ممانعت ہے مگر حلال اور جائز تجارت کی اجازت ہے -
خدا کی نشانیون مین سے ایک یہ ہے کہ وہ ہواؤن کو مینہہ کی خوشخبری لیکر پہلے سے بھیجدیتا ہے
تاکہ وہ اپنے رحم کا مزہ تمکو چکھادے اور جہاز اوسکے حکم سے چلین اور تم تجارت کرکے
اوسکی بیحد بخششون سے مالامال ہوجاؤ اور اوسکا شکر کرو[2]-

ان اور ایسے امور کی بابت جو برادرانہ محبت کے سچے اصول سے متعلق ہین
قرآن مین یہ مضامین بھی ہین

ٹھیک پیمانہ سے دو اور دہوکا دینے والے نہ بنو اور پورا تولو اور آدمیون کے حق
مین سے ذراسا بھی کم نکرو اور نہ کوئی برا کام کرکے زمین پر ظلم کے مرتکب ہو[3]

یتیمون کی بابت یہ احکام ہین -

[1] سورۃ ۲ آیت ۲۷۶ سے ۲۷۹ تک [2] سورۃ ۳۰ آیت ۴۵ [3] سورۃ ۲۶

جب یتیم بالغ ہو جائین تو اونکے مال اونہین دیدو اور اونکے اچھے مال کو برے سے نہ بدلو اور اپنے مال مین ملا کے اونکے مال کو نہ کہا جاؤ کیونکہ یہ ایک بڑا گناہ ہی[1] یتیم پر ظلم نہ کرو نہ فقیر کو غصہ سے ہنکاؤ[2]

قرآن ظاہری رسمون اور پابندیون کا مخالف ہی اور کہتا ہے کہ نیک نیتی اور نیک چلنی ایمانداری کی نشانیان ہین - پورب یا پچہم کی طرف منہ کر کے کہڑا ہو جانا مسلمانی نہین ہے بلکہ ایماندار وہ ہے جو خدا اور قیامت اور فرشتون اور الہامی کتابون پر اعتقاد رکہتا ہو اور جو صرف خدا کی محبت سے اپنے مال کو اپنے رشتہ دارون اور یتیمون اور حاجتمندون اور مسافرون اور فقیرون کو کہلاتا ہو اور قیدیون کو اپنے صرف سے رہا کراتا ہو اور نماز کا پابند ہو اور زکوٰۃ دیتا ہو اور وعدہ کر کے اوسے پورا کرتا ہو اور مشکلون اور مصیبتون کے وقت صبر کرتا ہو ایسے ہی لوگ راستباز اور پرہیزگار ہین اور وہی خدا سے ڈرتے ہین -

اور ان خوبیون کی تعلیم بہی مسلمانون کو قرآن نے دی ہے - مان باپ کی اطاعت خدا کا شکر ایذا سے دعا نیک نیتی انصاف بے رو و رعایت کرنا عصمت وعفت ملایمت و نرمی سے باتین کرنا قیدیون کو روپیہ دیکر رہا کرانا صبر کرنا اطاعت فائدہ رسانی دوسرون کے قصورون کو معاف کرنا بدی کے بدلے نیکی کرنا - اور پہر یہ حکم ہے کہ ان کامون کو دنیا سے تعریف کرانیکی غرض سے نہ کرو بلکہ اسلئے کرو کہ خدا ہم سے خوش ہو -

---

[1] سورۃ ۴ [2] سورۃ

قرآن سنے جن باتون کو منع کیا ہے اونمین یہ بہی ہین لہو ولعب مین مشغول رہنا غلامون پر ظلم کرنا خودکشی اور فضول خرچی ۔ سب ایمان والون کو فروتنی اور انکسار کی تاکید ہے اور توبہ کو دم نزع تک ملتوی رکہنے پر بہی بہت سی دہمکی ہے[1]

سب مسلمان نماز کو سچے مذہب کے ضروریات مین سے سمجہتے ہین اور آنحضرت نے اوسکو ضروری فرض خیال کرکے مذہب کا ستون اور بہشت کی کنجی کہا ہے اور جیمس مانٹگمری کی بہی صاف یہی راے ہی ۔

وہ کہتے ہین کہ نماز روح کی حقیقی خواہش ہے چاہے وہ پکار کے پڑہی جاے یا بہوے ہوے نماز ایک پوشیدہ آگ کی حرکت ہی جو دلمین بہڑکتی رہتی ہے ۔

نماز ایک وزنی آہ اور ایک گرتا ہوا آنسو اور آنکہہ اوٹہاکے اوپر خدا کی طرف دیکہنا ہے جسوقت کہ کوئی آس پاس نہین ہوتا

نماز ایک سیدہی سادی معصوم بچونکی سی گفتگو ہوتی ہے اور وہ اعلے درجہ کی مناجات ہی جو سیدہی آسمان پر خداے ذوالجلال کے پاس پونہچ جاتی ہے

نماز ایک پشیمان گنہگار کی آواز ہے جسے اوسکی ہر ادا سے پیدا ہونا چاہئے اوسوقت فرشتے خوش ہوکے خدا کی درگاہ مین عرض کرتے ہین کہ اے ہمارے مالک دیکہہ وہ نماز پڑہ رہا ہے

نماز مسلمانون کی روح و روان ہے نماز مسلمانون کیلئے وطن کی ہوا ہے اونکے مرنے کے بعد بہشت کی کنجی یہی ہے وہ اسی سے بہشت مین داخل ہوجاتے ہین[2] ۔

روایت ہے کہ سنہ ۹ ہجری مین ایک قوم نے آنحضرت کے پاس پیغام بہیجا کہ ہمنے

---

[1] سورہ [illegible] ۷ و ۱۷ و ۲۳ و ۹
[2] مناجات دس باب مین کہ نماز کیا چیز ہے مصنفہ جیمس منٹگمری

اپنی بت پرستی ترک کر کے آپکی اطاعت قبول کی آپ ہمارے حق مین اتنی رعایت کرین کہ نماز ہمین معاف کر دین - آنحضرت - نے اونکی درخواست قبول نہ فرمائی اور یہ جواب دیا کہ جس مذہب مین نماز نہو اوس سے کچھہ فائدہ نہین -

قرآن مین بہت سی آیتین ہین جنمین سچے ایمان والون کو نماز کی تاکید کی ہے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ہم بہی کچھہ انتخاب کرتے ہین قرآن مین جو کچھہ ہمنے تجہے الہام کیا ہے اوسے پڑہ اور نماز پر مستقل رہ کیونکہ نماز غلاظت اور بدکاری سے بچاتی ہے اور یقیناً خدا کی یاد بڑا ضروری فرض ہے

تحقیق کلام الہی کی تلاوت اور نماز کی پابندی اور جو کچھہ خدا نے اونہین عطا فرمایا ہے اوسمین سے خیرات کرنا چاہیے وہ اعلانیہ کی جاے یا پوشیدہ یہی ایسی تجارت ہے جسمین کبہی نقصان نہوگا

اپنے خاندان کو بہی نماز کی تاکید کرو اور خود بہی اوسپر قایم رہو

اسلئے جب شام ہو اور صبح کو جس وقت تم سوتے سے اوٹہو اوسکے نام کی عظمت کرو خدا ہی کی تعریف ہو آسمان اور زمین مین اور غروب کے وقت اور دوپہر کو جب تم آرام کرتے ہو

عیسائیون کی لارڈس پریئر کے مقابل مین مسلمانون کے ہان بہی قرآن مین نہایت معقول آیتین ہین جنکو مسلمان دعا کے طور پر استعمال کرتے ہین - مثلاً قرآن کی پہلی سورۃ جسکو سورۃ فاتحہ کہتے ہین یہ ہے -

سب تعریف خدا کے شایان شان ہے جو مالک ہے دونون جہانکا

نہایت مہربان اور بڑا رحم والا حاکم ہے قیامت کے دن کا

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور تجہی سے مدد چاہتے ہین

اسے خدا ہمین سیدہے راستہ پر چلا

یعنے اون لوگون کے راستہ پر ہمین لگا دے جنپر تو مہربان رہا ہے

نہ کہ اون لوگون کے راستہ پر جنپر تو غصہ ہوا ہے

نہ اونکی راہ پر جو بہٹکے ہوے ہین ــــ آمین

ایک اور دعا سورۃ ۴۰ مین جسکو فرشتون کی دعا لکہتے ہین یہ ہے

اسے خداوند خدا تیرے رحم اور علم نے سب چیزون کو گہیر لیا ہے

اسلئے تو اون لوگون کو بخشدے جو توبہ کرتے ہین اور تیرے راستہ پر چلتے ہین

اونہین بربادی کی سزا سے رہائی دے

اسے خداوند تو اونہین اون باغونمین لیجا جو دایمی مسکن ہین

اور جنکا تو اون لوگون سے وعدہ کر چکا ہے

اور ہر شخص سے جو نیک کام کریگا

اور ماوگے باپون اور اونکی جورؤن اور اونکے بچون سے بہی

کیونکہ اسے خداوند تو قادر مطلق اور دانا ہے

اور لوگون کو بدی سے بچا

کیونکہ اوس دن جس کسی کو تو بدی سے رہائی دیگا

اوسی پر تو رحم کریگا

اور یہی بڑی نجات ہوگی

ریائی نمازون اور دعاؤنکی غیر مقبولیت پر قرآن نے بڑی لعن طعن کی ہے

تحقیق ریاکار لوگ خدا کو دہوکا دینا چاہتے ہین

مگر وہ اونکو دہوکا دیگا

جب وہ نماز کیلئے کہڑے ہوتے ہین

تو لوگون کے دکہانیکے لئے لاپروائی سے کہڑے ہوجاتے ہین

اور وہ خدا کی یاد ایسی کرتے ہین جو کچہہ

اعتقاد اور بے اعتقادی کے درمیان ڈگمگاتی ہوئی ہوتی ہے

اور ادہر کی ہوتی ہے نہ ادہر کی[1]

پہر حیف ہے اون پر جو نماز پڑہتے ہین

لاپروائی کے ساتہہ

جو اپنے عابد ہونے کی تو زیادہ نمایش کرتے ہین

مگر حاجتمندون کو کچہہ مدد نہین دیتے[2]

ایک لایق[3] مصنف نے لکہا ہے کہ مسلمانون کی جماعت کی نماز مین حد سے زیادہ سنجیدگی اور تہذیب برتی جاتی ہے۔ وہ نماز مین کوئی ناشایستہ حرکت یا بدتہذیبی کی بات نہین کرتے اور بالکل اپنے خالق کی عبادت مین محو معلوم ہوتے ہین اونکے چہرے سے ریاکاری یا جبر نہین معلوم ہوتا

قرآن کی خوبیو نمین دو خوبیان نہایت اعلے اور نمایان ہین ایک تو یہ کہ جہان کہین اوسمین خدا کا ذکر ہے اوس سے رونگٹے کہڑے ہوجاتے ہین اور عظمت و جلال معلوم ہوتا ہے اور خدا کی طرف کسی انسانی کمزوری اور خواہش کو منسوب نہین کیا ہے دوسرا اوسمین ناپاک اور بدتہذیب اور نامعقول خیالات یا عبارتین یا قصے وغیرہ نہین ہین اور جیسے

[1] سورۃ ۴ [2] سورۃ ۱۰۷ [3] زمان حال کی مصر جلد اول صفحہ ۱۴۰ مصنفہ لین

افسوس کی بات ہے کہ وہ کتاب جسے عیسائی لوگ توریت کہتے ہین ایسے عیبون سے بہری پڑی ہے - فی الحقیقت قرآن ان واقعی عیوب سے ایسا بری ہے کہ کہین انگلی رکھنے کی جگہ نہین ہی شروع سے اخیر تک پڑہ جائیے فحش کا نام نہین ہے[1]

بہت سے مصنفین نے قرآن کی نہایت تعریف کی ہے - انمین سے ایک یون کہتا ہی[2] کہ خدا کی قدرت سے آنحضرت مین تین باتین جمع ہین یعنے آپ ایک قوم اور ایک سلطنت اور ایک مذہب کے بانی ہین جسکی نظیر تاریخ مین کہین ملتی ہی نہین - آپ خود ناخواندہ تھے نہ کچھ پڑہ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے اسپر بہی آپ کی کتاب مین شاعری اور مجموعہ قوانین اور عام نماز اور مسائل مذہبی سب موجود ہین اور روے زمین کے انسانون کا چھٹا حصہ اوسی پاکیزگی عبارت اور عقلمندی اور سچائی کا ایک معجزہ مانتا ہی - آنحضرت کو دعوے تہا کہ قرآن میرا ایک معجزہ ہی اور اوسکو ایک جاری معجزہ فرمایا کرتے تھے اور واقع مین معجزہ ہی ہے پاپیولر انسکلو پیڈیا مین لکھا ہی[3] کہ قرآن کی زبان خالص عربی سمجھی جاتی ہے اوسکی عبارت کی خوبی اور شاعرانہ خوبصورتی کی نظیر اور مثال ناممکن ہے - اوسکے اخلاقی اصول پاکیزہ ہین - جو آدمی انکی اچھی طرح سے پیروی کریگا متقی اور پرہیزگار ہو جائیگا - اور ہربرٹ کے لیکچر مین یہ مضمون مندرج ہے کہ قانون اسلام کے اخلاقی اصول لائق تعریف ہین اور یہ بات اسلام مین اور مذہبون سے زیادہ ہی کہ وہ اپنے احکام کی تعمیل کرانے اور زور و شور کے ساتھ اونکا پابند رکھنے مین کامیاب ہوتا ہی - اور ایک مشہور پادری کا قول ہے[4] کہ بلاشک قرآن کے احکامات کا بہت گہرا نقش دل پر ہوتا ہے اور ایسا بائبل کا عیسائیون کے دلون پر نہین ہوتا

---

[1] محمد و قرآن مصنفہ ڈیون پورٹ [2] سوانح عمری آنحضرت صفحہ ۱۴۵ مصنفہ باسورتہ اسمتھ

[3] جلد ۱ صفحہ ۳۲۶ [4] ایسٹرن چرچ صفحہ ۲۷۹ مصنفہ ڈین اسٹینلی

مذہب اسلام کے مخالف بار بار ایسا یہ الزام لگاتے ہین کہ قسمت پرستی اور اسلام مترادف الفاظ ہین - مین اس باب مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ ایسے اعتراضات معترضین کی عجیب و غریب جہالت اور تعصب کے اثبوت ہین - جہانتک آنحضرت کے حالات اور قرآن کے بیانات سے ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ قسمت پرستی محض ایک ایجادی جس سے بچانے کیواسطے آنحضرت نے ایکدفعہ نہین بلکہ بار بار اوس اعتقاد سے زور شور کے ساتھہ انکار فرمایا ہے - اور یہی راے بعض بڑے بڑے عیسائی مصنفون اور عالمونکی ہے مثلاً جان جوزف لیک فیلو آو دی ہٹی ری آل جکل سوسائٹی مصنف دی کرسچئین ریلیجن ایٹس فلوسوفیکل پرنسپلس اینڈ ائٹس آپنی منیز اور عالم ڈاکٹر ڈلونگسٹ[1] کی رائین دیکھو

قرآن نے ایک کے گناہ کی معافی کے لئے کسی دوسرے کے قربانی ہو سکنے سے سخت انکار کیا ہے اور برخلاف اسکے صاف صاف اس عام فہم مسئلہ کی تعلیم دی ہے کہ ہر روح کو اپنا حساب آپ خدا کو دینا پڑیگا خدا جو علیم و دانا ہے تمہین کبھی نہ ہوگا نہ دیگا کہ تمہارے کام کی خوبی کے کسی حصہ کا بدلا نہ دے وہ معاف کرنے اور رحم کرنے کی طرف مائل ہے[2]

اسلام نے عیسائی مذہب کے کفارے اور نجات اور نئی زندگی کے وہمی اور پر اسرار مسائل کو بالاے طاق رکھکر ہر آدمی پر اوسکے گناہ کے کفارے کا بوجھ رکھدیا ہے وہی اپنی معافی آپ کرا سکتا ہے اور آپ ہی اپنے کو بہشت مین داخل ہونے کے قابل بنا سکتا ہے

بوجھ سے لدی ہوئی روح دوسرے کا بوجھ کیا اوٹھاویگی اور اگر کوئی بھاری لدی ہوئی روح اپنے بوجھ کا کچھہ حصہ اٹھانے کے واسطے دوسری روح کو پکارے تو چاہے یہ دوسری روح جو بلائی گئی ہے رشتہ دار اور عزیز ہی کیون نہو ذرا سا بھی بوجھ نہین اٹھا سکتی[3]

---

[1] اوسکا مضمون کوارٹرلی ریویو مین دیکھو [2] سورہ ۲ [3] سورہ ۳۵

اگر مین گناہ کرون تو اپنی روح کے حق مین بُرا کرتا ہون لیکن اگر مجھے نیک ہدایت ہوتی ہے جو خدا نے مجہپر الہام کیا ہے کیونکہ وہ سننے کو تیار رہے اور اونکے قریب ہے جو اوسے پکارتے ہین[1]

جو رحم خدا انسان پر کرتا ہے اوسکا روکنے والا کوئی نہین ہے اور جس بات کو وہ روکتا ہی اوسکا دینے والا کوئی نہین ہے سوائے اوسکے وہی قادر مطلق اور حکیم ہے[2]

اس جگہہ یہ بہی مناسب ہے کہ ہم عیسائیون کی ایک غلط فہمی کا ذکر کردین یعنی وہ یہ سمجھتے ہین کہ مسلمانون کے عقیدہ مین عورت کے روح نہین ہے اور اگر ہے بہی تو مثل وحشی جانورون کی روح کے فانی ہے اور سے دوسری دنیا مین انعام نہ ملیگا۔ مسلمانون کا ہرگز یہ عقیدہ نہین ہے برخلاف اسکے قرآن مین ایسی آیتین ہین جن سے عورتوان کی روحین معلوم ہوتی ہین آیندہ کی دنیا مین اونہین صرف سزا ہی نہ ملیگی بلکہ اپنے نیک کامون کی جزا بہی پاوینگی اس امر خاص مین خدا کے ہان مذکر و مونث مین کچہہ فرق نہین ہے[3]

اِسی مضمون کی چند آیتین چوتہی سورۃ سے منتخب کی جاتی ہین جو گناہ کرتا ہے اوسکا بدلا پاویگا اوسے کوئی محافظ یا مددگار نہ ملیگا سوا ے خدا کے لیکن جو کوئی نیک کام کریگا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور سچا ایمان رکہتا ہوگا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور اوسکے ساتہہ کوئی بدسلوکی نہوگی

سب سے بہاری اور نہایت عام اعتراض اسلام پر یہ کیا جاتا ہی کہ وہ تلوار کے ذریعہ سے پہیلایا گیا ہے۔ معترضین یاد رکہین کہ دنیا مین اس سے بڑی غلطی کوئی نہین ہے۔ اسلام نے کسی مذہب کے عقاید مین کبہی دست اندازی نہین کی ہے نہ کبہی کسی کو ایذا پونہچائی ہے اور نہ پوپون کی طرح تحقیق مذہب کے لئے محکمے مقرر کئے اور نہ جبر سے کبہی کسیکو مسلمان بنایا۔ دعوت اسلام

[1] سورۃ ۳۴
[2] سورۃ ۳۵
[3] سورۃ ۳ و ۴ و ۱۳ و ۱۶ و ۴۰ و ۴۸ و ۵۷ وغیرہ

توکی گئی مگر جبر ہرگز نہین ہوا قرآن کی یہ آیت مسلمانون کے زبان زد ہے کہ مذہب مین جبر کا
کیا کام ہے[1] چینٹ نیلڈ اپنی تاریخی ریویو کے صفحہ ۱۳۱ مین کہتا ہے کہ اگر مسلمان عیسائیون
سے اوسطرح پیش آتے جسطرح یوروپ والے مسلمانون سے پیش آتے تھے تو مشرق مین
دین مسیحی کا نام و نشان نہ رہنا ممکن تھا - مانشیر جو ریو لکھتا ہے کہ سچ تو یون ہے کہ مسلمانون
کے ظلم کو جو اونہون نے عیسائیون پر کیا کچہ بہی اوس ظلم سے نسبت نہین ہے جو پوپون نے
مسلمانون پر کیا ہے - ڈاڈا ئیز کی جنگون اور صرف ایک قتل مین جو بارتھالومیو ڈے
پر کیا گیا مذہب کی خاطر مسلمانون کا اتنا خون بہایا گیا ہے کہ مسلمانون نے آج تک اتنے
عیسائی نہین مارے ہین - اپنے انہین عیبون کے چھپانیکے لئے عیسائیون نے یہ
ترکیب کر رکھی ہے کہ لوگون کو بہکا دیتے ہین کہ مسلمان ایک ظالم فرقہ ہے اور اسلام
عیسائیون سے یون منوایا گیا ہے کہ یا تو مرنا قبول کرو یا مسلمان بنو اور عیسائیت کو
چھوڑو - یہ بات ہرگز سچ نہین ہے پوپون کی کارروائیون کے مقابلہ مین جو مرم خوارون
کی بیرحمی سے بہی بڑھی ہوئی تہین مسلمانونکے چال چلن انجیل کے حلم کے نمونہ مین - اور
اخیر مین کارلائل کی دلیل جو اوسنے اس بحث مین پیش کی ہے ایسی قوی لاجواب اور
لاثانی ہے کہ ہم اوسکو بغیر بیان لائے ہوے رہ نہین سکتے کیونکہ دلائل مذکورۂ بالا مین کوئی
اوسکے ہم پلہ نہین ہے - وہ لکھتا ہے کہ بڑا غل شور مچا ہوا ہے کہ آنحضرت نے اپنا
مذہب تلوار کی مدد سے پہیلایا - اگر ہم اس دلیل کو بہی مثل اور سب وجوہات کے
کسی مذہب کے سچے یا جہوٹے ہونیکی وجہ گردانین تو جبر ہی سے ایک غلطی ہوگی - اگر واقع مین
تلوار ہی سے پہیلانا سچ ہو تو ہم پوچھینگے کہ وہ تلوار کہان سے ہاتھ لگی - ہر نئی راے اپنی ابتدا
مین صرف ایک ہی شخص کی راے ہوتی ہے - ایک ہی آدمی کے سر مین اوسکا وجود پایا جاتا

[1] سورۂ ۲

تمام دنیا مین ایک ہی شخص اوسکا قایل ہوتا ہے تو گویا ایک آدمی تمام دنیا کے مقابل ہوا اگر ایک آدمی تلوار ہاتہہ مین لیلے اور اپنا مذہب دنیا مین پہیلا تا پہرے تو کچہہ بہی نہوگا۔ کیونکہ اوس سے پہلے تم سب اپنی تلوارین اپنے ہاتہون مین لیلینا۔ حقیقت یہہ ہے کہ جب کوئی چیز پہیلتی ہے تو وہ اپنے تئین آپ پہیلا لیتی ہے۔ اور ہمیشہ تو تلوار کے استعمال سے ہمنے کسیکو نفرت نہین دیکہی چاہے وہ مذہب عیسائی ہی کیون نہو جب ایک دفعہ تلوار ہاتہہ پڑ جاتی ہے تو پہر اوسے کام مین لانے سے کوئی بہی دریغ نہین کرتا۔ سیکسن قوم کو جب شارلمین نے عیسائی کیا ہے تو نرے وعظ کو کام نہین فرمایا تہا۔ ہمین تلوار کی کچہہ بہی پروا نہین ہے ہم تو ہر چیز کو دنیا مین اپنے لئے ہاتہہ پانون مارنیکو چہوڑ دیتے ہین وہ تلوار سے کام لے یا زبان سے یا کسی اور اوزار سے جو اوسکے قبضہ مین آجانے۔ ہم اوسے وعظ کہنے کی بہی اجازت دئیے دیدیتے ہین اور رسالے لکہنے کی بہی اور لڑنے کی بہی اور کہے دیتے ہین کہ وہ چونچ پانچے جو کچہہ اوسکے پاس ہون اون سے کام لینے مین ہرگز دریغ نکرے اور جو کچہہ وہ کرسکے ہرگز ہرگز اوسمین کمی نہ کرے مگر یقیناً وہ اپنی اس لمبی چوڑی دوڑ دہوپ مین غالب اونہین چیزون پر آویگی جو اوس سے کمزور ہونگی اور جن کو وہ مغلوب کرسکیگی جو بات اوس سے بہتر ہوگی اوسے وہ مٹا نہ سکیگی اور جو اوس سے بڑی ہوگی اوسپر غالب آجائیگی۔ اس کشتی مین نیچر خود ثالث بنجاتی ہے اور اوس سے غلطی ہو ہی نہین سکتی جس چیز کی جڑ گہری نیچر مین چلی جاتی ہے اوسیکو سب لوگ بہت ہی سچ کہتے ہین اور اوسکے علاوہ اور کوئی چیز آخر کار اوگتی اور بڑہتی نہین دکہائی دیتی[1]

ہم دعوی کرتے ہین کہ اسلام فضول وبیہودہ گوئی سے پاک ہے ہم اپنی صفون مین ریاکارون اور وقت کے بندون کو نہین چاہتے ہمارے پاس وقت ضایع کرنیکو

[1] جو صاحب اس مضمون کو شرح وبسط کے ساتہہ پورا دیکہنا چاہین وہ مصنف کی کتاب ہیروز اور ہیرو ورشپ کو ملاحظہ فرمائین

نہین نہ ہمکو بازاری گفتگو کا مذاق ہے ہمارا مذہب ہماری جان ہے - کارلائل نے ہمارے
پیغمبر اور انکے مقلدون کی یہ ادا اپنے تیز ادراک سے محسوس کرلی ہے
اور اوسکی طرف یون اشارہ کرتا ہے کہ علاوہ سب باتون کے مین آنحضرت کو اسلئے
پسند کرتا ہون کہ آپ بازاری اور بیہودہ گفتگو سے بالکل بری ہین - اور نہین چاہتے
کہ اپنی حیثیت سے اپنے کو بڑہا کر دکہلادین آپ سیدہے سادے بیساختہ اور اپنی مدد
آپ کرنیوالے باشندے عرب کے ویرانہ کے ہین - نہ تو آپ مین دکہاوٹ کے لئے
غرور تہا نہ حد سے زیادہ انکسار ہر موقع پر جیسی ضرورت ہوتی تہی ویسے ہی آپ ہوجاتے
تہے اپنے پیوند لگے ہوے جوتے اور جبّے مین صاف صاف ویسی ہی باتین کرنے
لگتے تہے جیسی شاہان فارس یا سلاطین یونان کرتے ہین اور جو کچہہ آپ فرماتے تہے
وہ بادشاہون کو ماننا پڑتا تہا آپ اپنے مرتبہ کو کافی طور سے جانتے تہے وہی عزت رکہہ
جو تیری ہے کوئی ریا اس محمدؐ مین نہین ہے اوس سے کفر اور نجات کا مطلب زمانہ کا
ہے وہ ان چیزون مین نہایت سرگرم ہے ریا ناحق دعوی اور حرص اور دکہانیکے
لئے سچ کی تلاش اور سچ کے ساتہہ کہیل کرنا یہ نہایت سخت گناہ ہین - اور جتنے گناہ
خیال مین آسکتے ہین اون سب کی یہ جڑ ہین - ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس آدمی کے
دل اور روح سچ کے طالب نہین ہین اور وہ بیہودہ دکہاوٹ مین مشغول رہتا ہے
ایسا آدمی جہوٹہہ کو پیدا کرتا اور بولتا ہی نہین ہے بلکہ مجسم جہوٹہہ ہے - انسانی اخلاق
اصل اور معرفت کی آگ اوسمین بہت دبگئی اور بالکل مرگئی ہے - برخلاف اسکے اسلام
جنس اور کسی بڑے مذہب کے انسانون مین پوری مساوات پیدا کردینے والا ہے کیونکہ
ہوتے انسان کی اصل مین اندرونی نگاہ بڑے کا مرتبہ حاصل ہے ایک مومن کی روح
تمام دنیوی بادشاہتون پر بہاری ہے اسلام کے بموجب سب آدمی برابر ہین - قصہ مختصر

یہ سکتے ہین کہ آنحضرت کا مذہب ایک قسم کی عیسائیت ہے اور اوسکے اصول عمدہ ہین جنمین اعلی درجہ کی روحانیت ہی - بارہ سو برس سے وہ پانچوین حصہ دنیا کا مذہب اور عزیز پرہیزگار رہا ہے - اور سب مین بڑی یہ بات ہے کہ وہ ایسا مذہب ہے جو تہ دل سے مانا جاتا - عرب اپنے مذہب کو مانتے اور اوسی پر زندہ رہنا چاہتے ہین - قدیم سے کوئی عیسائی بلکہ شاید حال کے انگلستانی پیورٹن بہی اسطور سے اپنے مذہب پر نہین قایم ہین جیسے مسلمان اپنے مذہب پر ہین وہ اپنے مذہب کو پورا پورا مانتے ہین اور وقت اور ابدی زندگی کا مقابلہ اوسی کے ساتھہ کرتے ہین - آج کی رات بہی قاہرہ کی سڑکون کا چوکیدار جب کہتا ہے کہ کون جاتا ہی تو اپنے سوال کے جواب کے ساتھہ مسافر سے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر سنتا ہے - اسلام ان کروڑون کالے آدمیون کی روح اور روز مرہ مین سمایا ہوا ہے اور اوسکے سرگرم واعظ اوسکا وعظ ملایا کالے پیپوئن اور وحشی بت پرستو نمین کر رہے ہین - اپنے سے برسے کو یہ مذہب دور کرتا اور مساوی اور بہتر کو قایم رکہتا ہے[1]

اسی مضمون مین ڈاکٹر مارکس ڈوڈس یون کہتا ہے کہ دو اعلے درجہ کی خوبیان مسلمانونمین بہ نسبت عیسائیون کے زیادہ عیان ہین - اونہین اپنے خدا کے اقرار مین ذرا تامل اور خوف نہین ہوتا اور یہ بڑا مسئلہ اونکے عمل مین ہے کہ خدا کی عبادت مندرون یا کسی خاص جگہہ کے ساتھہ مقید نہین ہے

بڑی عزت ہے اون نماز پڑھنے والے آدمیون کی
جنکی مسجد اونہین کے ساتھہ ہر جگہہ رہتی ہے
جو شادیون کے وحشیانہ شور مین
جنگ کے نہایت شدید انتظام مین

[1] ہیروانیڈ ہیرو ورشپ مصنفہ کارلائل

چلتے ہوئے جہاز پر بیٹھ بہاڑ کے بازار مین
اجنبی ملک مین جا ہے وہ کتنی ہی دور ہو
جہان وہ کتنا ہی مختلف ہو پونہچ سے
اونکے خیالات اونکے طریقون اور پوشاک یا گفتگو کے
وہ خاموشی سے اپنی جانماز بچھا لینگے
اور مکہ کی طرف اپنا عاجز منہ کر لینگے
گویا تمام دنیا کی طرف سے اندہے ہو گئے ہین
اور ہر آواز کی طرف سے بہرے ہین جو دل کو اوچٹاتی ہو
ہماری زبان مین خدا کی حمد کرتے ہین
دل سے اوسکے حضور مین مناجات کرتے ہین
اور نماز کے وقفون مین
اس طور سے ٹھہرے رہتے ہین گویا اوسکی عظمت مین محو ہین[ا]

ایک اور عیسائی مصنف کہتا ہے کہ اسلام کی عظمتون مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اوسکے مندر ہاتھون کے بنے ہوئے نہین ہوتے اور اوسکی نماز خدا کی زمین پر اور اوسکے آسمان کے نیچے ہر جگہ ہو سکتی ہے[۲]

مذہب اسلام یہ ہے جسکا ہمنے اوپر ذکر کیا اور جسکے ۲۴ کروڑ آدمی معتقد ہین وہ عرب کے آخر الزمان پیغمبر کے پیرو ہین اور ایک دن مین پانچ دفعہ ایماندارون کی سے نماز مین خدا کو اپنی طرف مخاطب کرتے ہین

ا محمد بدہ اور مسیح مصنف مارکس ڈوڈس ڈی ڈی صفحہ ۳۰

۲ ہمارے ہندوستانی مسلمان صفحہ ۱۷۹ مصنف ہنٹر

یہ سکتے ہین کہ آنحضرت کا مذہب ایک قسم کی عیسائیت ہے اور اوسکے اصول عمدہ ہین
جنمین اعلیٰ درجہ کی روحانیت ہی - بارہ سو برس سے وہ پانچوین حصہ دنیا کا مذہب
اور عزیز رہنما ہے - اور سب مین بڑی یہ بات ہے کہ وہ ایسا مذہب ہے جو تہ دل سے مانا جاتا
- عرب اپنے مذہب کو مانتے اور اوسی پر زندہ رہنا چاہتے ہین - قدیم سے کوئی عیسائی
بلکہ شاید حال کے انگلستانی پیورٹن بھی اسطور سے اپنے مذہب پر نہین قایم ہین جیسے
مسلمان اپنے مذہب پر ہین وہ اپنے مذہب کو پورا پورا مانتے ہین اور وقت اور ابدی
زندگی کا مقابلہ اوسی کے ساتھہ کرتے ہین - آج کی رات بھی قاہرہ کی سڑکون کا چوکیدار
جب کہتا ہے کہ کون جاتا ہی تو اپنے سوال کے جواب کے ساتھہ مسافر سے لا الہ الا اللہ اور
اللہ اکبر سنتا ہے - اسلام ان کروڑون کالے آدمیون کی روح اور روزمرہ مین سمایا ہوا ہے
اوسکے سرگرم واعظ اوسکا وعظ ملایا کالے پیپوئن اور وحشی بت پرستو نمین کر رہے ہین
- اپنے سے برے کو یہ مذہب دور کرتا اور مساوی اور بہتر کو قایم رکھتا ہے[1]

اسی مضمون مین ڈاکٹر مارکس ڈوڈس یون کہتا ہے کہ دوا علےٰ درجہ کی خوبیان
مسلمانونمین بہ نسبت عیسائیون کے زیادہ عیان ہین - اونہین اپنے خدا کے اقرار مین
ذرا تامل اور خوف نہین ہوتا اور یہ بڑا مسئلہ اونکے عمل مین ہے کہ خدا کی عبادت مندرون
یا کسی خاص جگہہ کے ساتھہ مقید نہین ہے

بڑی عزت ہے اون نماز پڑھنے والے آدمیون کی
جنکی مسجد اونہین کے ساتھہ ہر جگہہ رہتی ہے
جو شادیون کے وحشیانہ شور مین
جنگ کے نہایت شدید انتظام مین

[1] ہیروانیڈ ہیرو ورشپ مصنفہ کارلائل

چلتے ہوے جہاز پر بیٹھ بہاڑ کے بازار مین

اجنبی ملک مین چاہے وہ کتنی ہی دور ہو

چاہے وہ کتنا ہی مختلف ہو پونہچ سے

اونکے خیالات اونکے طریقون اور پوشاک یا گفتگو کے

وہ خاموشی سے اپنی جانماز بچھا لینگے

اور مکہ کی طرف اپنا عاجز منہ کر لینگے

گویا تمام دنیا کی طرف سے اندہے ہو گئے ہین

اور ہر آواز کی طرف سے بہرے ہین جو دل کو اوچٹاتی ہو

سادی زبان مین خدا کی حمد کرتے ہین

دل سے اوسکے حضور مین مناجات کرتے ہین

اور نماز کے وقفون مین

اس طور سے ٹہرے رہتے ہین گویا اوسکی عظمت مین محو ہین[1]

ایک اور عیسائی مصنف کہتا ہے کہ اسلام کی عظمتون مین سے ایک یہ بہی ہے کہ اوسکے مندر ہاتھون سے بنے ہوے نہین ہوتے اور اوسکی نماز خدا کی زمین پر اور اوسکے آسمان کے نیچے ہر جگہہ ہوسکتی ہے[2]

مذہب اسلام یہ ہے جسکا ہمنے اوپر ذکر کیا اور جسکے ۲۰ کروڑ آدمی معتقد ہین وہ اوس آخر الزمان پیغمبر کے پیرو ہین اور ایک دن مین پانچ دفعہ ایماندارون کی سے نماز مین خدا کو اپنی طرف مخاطب کرتے ہین

---

[1] محمد بودہ اور مسیح مصنفہ مارکس ڈوڈس ڈی ڈی صفحہ ۳۰

[2] ہمارے ہندوستانی مسلمان صفحہ ۱۷۹ مصنفہ ہنٹر

افریقہ کے تمام شمالی کنارے سے پرمڑا کو سے لگا کے جنوب کی طرف ٹرانسوال تک معہ زنجبار کے اسلام ہی اسلام پھیلا ہوا ہے - اوسکا راج مصر و ترکی عملداری و عرب و فارس و افغانستان و ترکستان مین ہے اور ۵ کروڑ ۷ لاکھ سے زیادہ مسلمان ہندوستان مین ہین ملائی قوم مین اس مذہب کا بڑا زور شور ہے اور چین کی زمین کو تو اسنے دانتون سے پکڑ لیا ہے صرف کیپ کالونی مین ۱۵ ہزار مسلمان موجود ہین اوسکی مسجدین سائی بیریا کے ویرانون مین بھی مل سکتی ہین اور سینٹ پیٹرسبرگ دارالسلطنت روس مین بھی مسلمانونکی جماعت کا کچھ کم زور شور نہین ہے اور دنیا کے مختلف حصونمین اوسکے پھیلانیکے واسطے واعظین کی کوششین کامیاب ہوتی جاتی ہین اور ریاست متحدۂ انگلستان و ائرلینڈ کے پیچھے تو یہ مذہب پنجے جھاڑ کے پڑ گیا ہے (جہان کے کہ سرمایۂ افتخار اور اسلام کے مربی و سرپرست کتاب ہذا کے مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ ہین)

وہ فرماتے ہین ہم اپنے ہموطن انگلستانیون کو اسی برادرانہ جماعت کی طرف بلاتے ہین یہی وہ مذہب ہے جسے ہم اونکے سامنے قبولیت کی واسطے پیش کرتے ہین - ہماری اون سے درخواست ہے کہ وہ اون تعصبون کو دور کرین جو پشتہا پشت سے عیار اور چالاک مذہبی علما کی ہٹ دھرمیون نے اونکے دلونپر منقش کر دئے ہین - اپنے انگلستانی بھائیون کی خدمتمین ہماری یہ التماس ہے کہ وہ اپنی تسلی اس عیسائی مسئلہ سے نکر لیاکرین کہ "یہ ایک ربانی راز ہے" یہ جواب کا نا اور محال مسئلہ ہی - سیدھا سادا مذہب جو خدا قادر مطلق نے پہلے اور سادے انسان پر اوتارا تھا بھید یا راز وہو کے یا شعبدہ و وہم سے بالکل میل نہین کھاتا

جو باتین سمجھ مین نہ آوین یا اونمین کوئی صورت محال ہونے کی موجود ہو وہ ضرور بالضرور متلاشی حق کے دلمین شک اور بے اعتباری اور خلجان پریشانی پیدا کر دیتی ہین اور

تمام معاملات مذہبی مین تو اون سے نہایت خوف معلوم ہوتا ہی کیونکہ جو نتایج مذہب سے مقصود ہین وہ
اونکی غلطی کے انجام از بس سخت ہونگے - ہمین تو اپنی روح کی نیچر اور انجام معلوم ہو [illegible] بہت ضرورت
سکا جواب اسلام سادہ الفاظ مین دیدیتا ہے - وہ ہمین خدا [illegible] کی [illegible] حقوق [illegible]
نا وجہ امرضی پر چلکر رہنا بتاتا ہی - تم خدا کی طرف سے آئے ہو اور اوسی کی طرف تمکو پھر جانا ہے
سان کی سب حرص ہواؤن اور ذاتی فائدون اور ناموری کے خیالون اور انسانی بنائی ہوئی
یون کو غارت کرے - بہتر ہے کہ خداوند کریم انسان کے بنائے ہوے طریقون اور اسراری مذہبون
ہ وہ کیسے ہی معزز اور سربرآوردہ ہون غارت کردے مگر انسان جو خالق کا آخیر اور نہایت شریف
سچائی اور راستبازی کے صاف اور سیدہے راستہ سے گمراہ نہو - مگر شاید یہ دلیل پیش ہو کہ
لتہ ہو یہ تو انسانون کے عقاید کی حقارت کرنا ہی - اوسکا جواب یہ ہی کہ یقیناً جو لوگ عقاید کو
ہتے ہین وہ اپنے الفاظ کے قدرتی اثر کو وزن نہین کر سکتے جیسا کہ حال مین ایک لایق لیکچرار
کہ کسی ملک مین بہی عقیدہ ناچیز نہین سمجہا جاتا - یہان تک کہ تجارت مین بہی ایسا نہین
ن آدمی کے عقاید پر اوسکا فائدہ اور نقصان منحصر ہے - وہ بیوقوفانہ اعتقاد سے اپنا
ے کامون مین لگا دیتا ہی جس سے اوسے نقصان اور مصیبت اور بربادی ہاتہ آتی ہے - اور کبہی
ینکے شبہ کرنے لگتا ہے اور وہ موقع اوسکے ہاتہ سے نکل جاتا ہی جس سے زیادہ سمجہی گہری
لیے آدمیون کو بڑے بڑے نمایان فائدے ہوتے ہین - اور علمی اور قیاسی معاملات کا بہی یہی
نہین ایکدم سے معلوم ہو جاتا ہی کہ غلط اصول کی پابندی سے کل سلسلہ دلایل کو مضرت
سلئے عقیل طالب علم کسی خاص نتیجہ کے ثبوت کیلئے جا بجا جتنے مشاہدون اور تجربون کی ضرورت ہے
دل نہین سمجہتا - اور انسان کی زندگی کے روز مرہ کے کامون مین بہی غلط اعتقاد مثل سم قاتل
ت سے مہلک نتایج اور عملی غلطیونکا باعث ہو سکتا ہی - مگر جب انسان کو کسی اعتقاد پر عمل کرنا

پڑہے تو ضرور دیکہہ لیا جاے کہ اوسکا اصل ماجرے سے میل ہی ہی یا نہین [۱]

ڈاکٹر سوڈسٹے نے فصیح و بلیغ الفاظ مین سچ کہا ہی کہ جب انسان کو اپنے فانی حصہ کا فیصلہ مین جذب کر دینے یعنی مرنے کا حکم آوے تو وہ اس حکم کی تعمیل ڈرتا ہوا نہ کرے جیسے کہ وہ اپنے کو کسی فتحمند دشمن کے قبضہ مین دیتا ہو بلکہ اوسوقت انسان کی ایسی حالت ہونی چاہئے جیسے بچے اپنے سبق کو اچہی طرح یاد کر کے بے غل و غش اپنے تئین اپنی مادر مشفقہ کے سپرد کر دیتے ہین اور وہ اونہین سونیکا حکم دیتی ہی یہ انسان کی آب و گل مین یہی مقصد سمایا ہوا اور اوسکا ہر عمل اسکی خاطر صابرانہ ہو اسکے لئے بالکل تہ دل سے کوشش کرنی لازم ہے اور اپنی عمر بہر اسی مین مشغول رہنا اوسکا فرض ہے۔ مسلمانون کے خدا کی مرضی پر شاکر ہونیکے یہی معنے ہین جو اوپر بیان ہوے

خاتمہ پر مین اون لوگون کو جو مسلمان ہونیکو تیار ہین اور اون لوگون کو جو اپنی تسلیون کی دلیری سے مسلمان ہو چکے ہین اور عیسائیت کو ترک کر دیا ہی مطلع کرتا ہون کہ اونکو ضرور اس بات کی امید رکہنی چاہئے کہ لوگ اون پر ہنسینگے اونہین برا بہلا کہینگے اونکے مقاصد اور اغراض پر بحثین ہونگی اور وہ غلط بنا بنا کے بیان کئے جاوینگے

یہی حالت آنحضرت کے زمانہ مین تہی اور یہی قیامت تک رہیگی - اون لوگون کی تسلی اور غمخواری کیلئے خود خداوند قادر مطلق اونکے ایمان سنبہالنے کیواسطے قرآن پاک مین فرماتا ہے

وہ لوگ تجہے اسلام قبول کرنیکے واسطے ملامت کرتے ہین

اونہین جواب دے اور کہہ کہ مجہے اسلام قبول کرنیکے واسطے ملامت نہ کرو

بلکہ خدا تمپر لعنت کرتا ہی کیونکہ اوسنے تمہین اسی مذہب کی طرف ہدایت کی ہی

تحقیق خدا آسمان اور زمین کی چہپی ہوئی باتین جانتا ہی اور خدا دیکہتا ہی جو کچہہ تم کرتے ہو [۲]

[۱] اورتہ ڈوکسی اینڈ اسکیپٹی سزم مصنفہ ریورینڈ جے جی راجرس بی اے [۲] سورۂ ۴۹ کی آخیر آیتین